وَمَنۡ يُّضۡلِلۡ فَلَنۡ تَجِدَلَهٗ وَلِيّاً مُّرۡشِداً (سورۃ الکھف آیت نمبر 17)
ترجمہ: اور جس کو اللہ گمراہ کرنا چاہتا ہے تو اس کو ولی اور مرشد عطا نہیں کرتا۔

☆قَالَ رَسُوۡلَ اللّٰہِ مَنۡ مَاتَ وَ لَیۡسَ فِیۡ عُنُقِہٖ بَیۡعَۃُ الۡاِمَامِ اَوۡلَیۡسَ فِیۡ عُنُقِہٖ عَھۡدُ الۡاِمَامِ مَاتَ مِیتَۃ جَاھِلِیَّۃ.
حبیب کبریاؐ نے فرمایا کہ جس انسان کی گردن میں امام کی بیعت نہ ہو، یا اس کی گردن پر امام وقت کا عہد و پیمان نہ ہوگا وہ جاہلیت (کفر) کی موت مرگیا۔

تلاش مرشد

السید علی حسنین شاہ شمسی

بسم رب الارض یا مولا صاحب العصر والزمان
عجل اللہ فرج الشریف
یا مولا کریم العجل

تلاش مرشد

خصوصی نظرِ کرم:

شہزادہ فصیح البیان
السید محمد جعفر الزمان نقوی البخاری

مؤلف:

خاکپائے مرشد کریم
السید علی حسنین شاہ شمسی

مصنف کا نام:	مخدوم السید علی حسنین شاہ شمسی
کتاب:	تلاش مرشد
مرتب:	ڈاکٹر سید فخر عالم شاہ شمسی، شاہ بہرام
تکنیکی معاون:	رائے شفیق کھرل (پنجاب پولیس)
	پروفیسر مہتاب مہدی (مذہبی سکالر)
پروف ریڈنگ:	محمد یوسف (آرمی ریٹائرڈ صوبیدار)
	پروفیسر طوبیٰ بتول (لندن)
سن اشاعت:	2024ء
ایڈیشن:	اول
کمپوزنگ و پرنٹنگ:	محمد شفیق مدنی (نیو مدنی گرافکس اوکاڑہ)
ملنے کا پتہ:	دری پاک کوٹ کبیر (جڑانوالہ)
فون نمبر:	0309-6540760
	0300-7847194
ای میل:	thearmyofagf@gmail.com

نہ دیکھ نظر عیب سے یہ تصنیف مقام الہامی ہے

پایا جس نے بھی یہ راز اسے ملی زندگی دوامی ہے

تین شخص باطنی نعمت سے محروم ہیں

ایک ازلی منافق

دوم جھوٹا کاذب

سوئم بے ایمان

تین شخص فقط تنقید وتقرار سے وقت ضائع کریں گے نہ خود کبھی فیض حاصل کر سکیں گے اور نہ دوسروں کو کرنے دیں گے۔

ایک عالم بے عمل

دوم مرشد خام نگاہ

سوئم فقیر بے شرع

پرنٹنگ میں اگر کوئی غلطی ہوگئی ہو تو ہم معذرت خواہ ہیں۔ آپ ان الفاظ کو اَنڈر لائن کریں اور ہماری رہنمائی فرمائیں تا کہ ہم آنے والے اپنے ایڈیشن میں غلطیاں درست کر سکیں۔

﴿انتساب﴾

میں اپنی اس فکر ریزی کو اپنے مرشد کریم اعلیٰ ظلہ تعالیٰ کے پاک نام سے منسوب کرتا ہوں جن کی غلامی میرا سرمایہ حیات ہے جن کا نقش کف نعلین عطا پائے ادراک ومعارف ہے۔

پیش لفظ

تمام تعریفیں اور حمد و ثناء اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ قائم ہے اور زندہ، اُسے نہ نیند آتی ہے نہ اونگھ، جو کچھ زمین و آسمانوں میں ہے اس کا مالک اللہ ہی ہے۔ ہزار ہا درود و سلام سرورِ کائنات، نور مجسم، رحمت عالم، محبوب کبریا، شفیع روزِ جزا حضرت محمد ﷺ اور اہلبیتؑ کی ذات پاک پر جن پر اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے اور تمام مخلوق درود بھیجتی ہے۔ انسان اور خدا کے درمیان وسیلہ ہے۔ معاشرے کے بگڑتے حالات اور دین کے نام پر لوٹ مار کرنے والے جھوٹے پیروں فقیروں اور مرشدوں کو دیکھتے ہوئے اس کتاب کو لکھنے کی ضرورت پیش آئی، کافی دفعہ سوچا لکھیں یا نہ لکھیں مگر کئی دوست احباب کے اسرار پر بالآخر لکھ دی۔ اور لوگوں کے دلوں سے ''مرشدِ کامل'' کی تلاش کی تڑپ اور اس سے کچھ پانے کی آرزو مادیت اور دنیا نے نکال دی ہے۔ اس لئے مرشدِ کامل کو تلاش کرنے والے بھی نہیں رہے۔ جب تلاش کرنے والے ہی نہیں رہے تو پھر حقیقی مرشدوں نے بھی خود کو چھپا لیا ہے۔ ہمارا یہ اصول رہا ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی کتاب ہو اور اس کے اندر زیادہ سے زیادہ مواد ہو۔ مگر کیا کریں قلم ہمارا رُکتا ہی نہیں پھر بھی قلم کی پرواز کو کم کر کے آپ کیلئے چھوٹی سی کتاب کا انتخاب کرتے ہیں تا کہ آپ آسانی سے پڑھ سکیں۔ تلاشِ مرشد طالبانِ حق کی رہنمائی کیلئے ترتیب دی گئی ہے۔ مرشد پاک کیا ہے؟ اس کی اہمیت کیا ہے؟ اور ان کے پاس جانے سے کیا ملتا ہے۔

خاک پائے مرشد کریم
السید علی حسنین شمسی

یا مولا کریم عجل اللہ فرجک وصلوٰت اللہ علیک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شریعت وطریقت:

دوستو! ہم دیکھتے ہیں علمائے شریعت عرفاء وفقراء کے خلاف سر پہ کفن باندھ کر مصروفِ پیکار ہیں اور عرفاء ان کی نادانیوں پہ ہنس کر رہ جاتے ہیں جواب تک نہیں دیتے۔ ہاں بعض فقراء جو ابھی تکمیل کے مراحل سے گزر رہے ہوتے ہیں وہ علمائے شریعت پر نقطہ چینی بھی کرتے ہیں اور جو نام نہاد فقراء ہیں وہ شریعت پہ تنقید کرتے ہیں اور علمائے شریعت فرماتے ہیں کہ فقر (طریقت) اور شریعت یہ دو کشتیاں ہیں جو ایک کا سوار ہے وہ دوسری کشتی کا سوار نہیں ہوسکتا۔

دوستو! یہ علمائے شریعت کا مغالطہ اور نادانی ہے کہ وہ ان دونوں کو ایک دوسرے کا مخالف ونقیض سمجھتے ہیں جبکہ شریعت اور روحانیت (طریقت) ایک دوسرے کے حریف نہیں ہیں بلکہ ایک حقیقت کی دو مختلف تصویریں ہیں بلکہ یہ ایک کشتی کو چلانے والے دو ہاتھ ہیں۔

اگر کشتی کو سیدھا آگے لے جانا ہو تو پھر دونوں چپو برابر چلانے پڑیں گے اگر ایک بھی روکا گیا تو کشتی ایک ہی مقام پر چکر کھانا شروع کردے گی آگے نہیں جاسکے گی۔ جبکہ ترازو کے دونوں پلے برابر نہیں ہوتے ناپ تول یا وزن برابر نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح شریعت اور روحانیت مل کر دین مکمل کرتی ہیں یا یوں سمجھ لیں کہ صراطِ مستقیم پر چلنے کیلئے انسان کا ایک پاؤں روحانیت ہے اور دوسرا پاؤں شریعت

ہے۔اگران میں سے ایک بھی پاؤں کم ہواتو انسان سیدھا نہیں چل سکتا اور وہ کسی نہ کسی منزل پر کاروانِ نجات سے بچھڑ جائے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ شریعت دین کا جسم ہے اور روحانیت اس کی روح ہے اور اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ روح کے بغیر جسم فاسد اور مردہ ہوتا ہے اور اس میں کچھ وقت بعد بدبو پیدا ہو جاتی ہے اور کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ کیوں کہ روحانیت ہی حقیقت ہے اس کے بغیر ہر عمل صالح نہیں اور عبادت بے معنی ہے۔

اور کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ سارے کا سارا دین شریعت ہے فقر تو کچھ بھی نہیں تو ان لوگوں کے علم میں اضافے اور جہالت سے نکلنے کیلئے ہی رسول کریمؐ جو کہ روحانیت کا اصل مرکز ہیں آپؐ نے فرمایا تھا:

''الفقر فخری و الفقر منی''

ترجمہ: فقر ہماری ذات پاک کا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

جب آپؐ کی ذاتِ پاک اور سیرت طیبہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو مالک فقر و روحانیت ہوتے ہوئے انہوں نے شریعت کا لباس کبھی اپنی ذاتِ اقدس سے جدا نہیں فرمایا کیوں کہ حقیقت میں شریعت ایک پردہ ہے جس سے فقر و روحانیت بخوبی پروان چڑھتے ہیں اور شریعت ایک حجاب ہے جس میں انسان کے سارے عیب چھپ جاتے ہیں۔

یوں سمجھ لیں شریعت ایک کنکریٹ کی دیوار ہے جس کے سائے میں طریقت اور روحانیت نشو و نما پاتی ہے اور فقر جوان ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ فقر و طریقت

وحقیقت و معرفت کی ابتدا بھی شریعت اور انتہا بھی شریعت ہی ہے شریعت اخروٹ یا بادام کے باہر والے سخت چھلکے کی طرح ہے اور جب تک یہ باہر والا چھلکا باقی رہتا ہے۔ اخروٹ یا بادام کا مغز کھایا نہیں جا سکتا جب یہ چھلکا ٹوٹ جاتا ہے تو پھر ہر چیز اسے کھا جاتی ہے۔ اس لیے شریعت کی حفاظت کرنا بڑا ضروری ہے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اصل ذات پاک علیہ الصلوات والسلام شریعت کے پردے میں محفوظ ہیں اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ اس پردے کو تار تار کر کے اپنے مالک پاک ﷺ کو بے حفاظت کر دیں یا محفوظ رکھیں۔

دوستو! میری اس بات سے یہ نا سمجھ لینا کہ سب کچھ شریعت ہے کیونکہ جو لوگ شریعت پر اکتفا کرتے ہیں عرفاء انہیں قشری کہتے ہیں کیونکہ انہوں نے بادام یا اخروٹ کے چھلکے ہی کو بادام سمجھ لیا ہے حالانکہ بادام یا کسی بھی چیز کا چھلکا اصل مغز نہیں ہوا کرتا اور نہ ہی کوئی اسے اصل چیز سمجھتا ہے۔ یہ شریعت تو اصل رازوں کی مخالفت کے لیے ہوتی ہے مگر اصل وہ ہوتا ہے جو اس کے اندر محفوظ ہوتا ہے جیسے جسم کے اندر روح ہوتی ہے اور وہی روح جسم سے نکل جائے تو جسم مردہ ہو جاتا ہے اور چند روز بعد اس میں کیڑے پڑ جاتے ہیں اور وہ فاسد ہو جاتا ہے۔

وسیلہ کا مفہوم اور شرعی حیثیت

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُو اتَّقُوْاللّٰهَ وَابْتَغُوْٓ اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ (سورہ المائدہ 35)

ترجمہ: اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا وسیلہ پکڑو/ تلاش کرو۔

اس آیت مبارکہ میں دو باتوں کا حکم ہوا ہے اول حق تعالیٰ تک رسائی دوم اس کے حاصل کرنے کے لیے وسیلہ ڈھونڈ نا، پکڑ نا یا پھر تلاش کرنا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ

''آیت وسیلہ سے مراد بیعت مرشد پاک ہے'' یعنی کہ پتہ چلا کہ سب سے بہترین وسیلہ مرشدِ کریم ہے اس لیے خداوندِ متعال قرآن حکیم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَلَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا (سورہ کہف: 17)

ترجمہ: اور جس کو اللہ گمراہ کرنا چاہتا ہے تو اس کو ولی اور مرشد عطا نہیں کرتا۔

اب یہاں ایک سوال ہے؟

کہ یا اللہ شیطان تو لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور اس کے پاس طاقت بے حیائی، زنا، شراب، جھوٹ، حسد، دھوکہ، فریب وغیرہ سے گمراہ کرتا ہے۔ یا اللہ تیرے پاس ایسی کون سی طاقت ہے جس سے تو لوگوں کو گمراہ کرتا ہے تو خداوند متعال فرماتا ہے میں اسے اپنا ولی یعنی وقت کا امام یا نبی اور مرشد کریم ہی عطا نہیں کرتا۔

جن کا ہر فرمان، فرمان امام پاک
ایسے مرشد حقیقت پہ لاکھوں سلام

حدیث مبارکہ ہے

☆ جس کا راہبر نہیں اس کا راہبر شیطان ہے۔ (مسلم)

☆ پہلے رفیق تلاش کرو پھر راستہ پہ چلو۔

☆ اس شخص کا دین ہی نہیں جس کا مرشد نہیں۔

آخر مرشد کریم کی ضرورت کیوں ہے؟

دوستو! آپ نے اگر اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم کے ملفوظات کا مطالعہ کیا ہوگا تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہر ولی اپنی ولایت کو مرشد کریم کی عطا سمجھتا ہے۔

ان فی جسد بنی آدم مضغة اذاصلحت صلح الجسد کله الا وهی القلب (مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: بنی آدم کے جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے جب اس کی اصلاح ہو جاتی ہے تو تمام بدن اور جسم کی اصلاح ہو جاتی ہے۔

جیسے حضرت باہو سلطانؒ کے ابیات ہی میں دیکھ لیں کہ آپؒ فرماتے ہیں:

جیوے مرشد سوہناں باہو جیس اے بوٹی لائی ہو۔ یعنی مرشد کا کام تزکیہ نفس کرنا اور قلب کو زندہ کرنا ہے یعنی وہ بار بار جیوے مرشد جیوے مرشد فرما کر بتا رہے ہیں کہ مرشد ہی سب کچھ ہوتا ہے اب کوئی بتائے کہ مرشد کا کام صرف احکام فقہ سے آگاہ کرنا ہوتا ہے یعنی وہ نکاح وطلاق واستنجا واستبرا کے مسائل بتاتا ہے اس لیے اس کا یہ مرتبہ ہے؟ ہرگز نہیں۔

مرشد کیا ہوتا ہے؟

یہ تو اہل فقر و عرفان ہی سمجھ سکتے ہیں مرشد کیا ہوتا ہے جیسے ایک کمسن بچے کے لیے ماں باپ کا مقام ہوتا ہے وہی مقام ایک مبتدی کے لیے مرشد کریم کا ہوتا ہے۔ مرشد کریم کا مقام اس طرح سمجھا جا سکتا ہے کہ جیسے جسمانی امراض کے لیے ایک حاذق حکیم یا ڈاکٹر ہوتا ہے۔ جسمانی ترقی اور صحت کے لیے جیسے ایک کوچ کی ضرورت ہوتی ہے جیسے عمومی تعلیم کے لیے ایک استاد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح روحانی استاد مرشد کریم ہوتا ہے۔ جس طرح نیم حکیم جان کا خطرہ ہے نیم ملا ایمان کا دشمن ہوتا ہے اس طرح نیم مرشد ابدی ہلاکت کا باعث ہوتا ہے اس لیے مرشد کا کامل ہونا ضروری ہے اور اسے فقر میں ''مرشد کریم'' اور اہل شرع اسے ''شیخ'' کا نام دیتے ہیں۔ ہندی زبان میں اسے گرو کہا جاتا ہے اور انگلش میں اسے "MASTER" کہتے ہیں۔ عربی میں ''رشد'' ''غی'' کی ضد مانا جاتا ہے جیسا کہ کلام الٰہی میں ارشاد ہے:

قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ

یعنی غی کے معنی اغوا کے معنی ہے کسی کو سیدھے راستے سے دھوکے سے یا جبراً ہٹا کر لے جانا ہے جس کا جدید ترجمہ ہے ہائی جیک Highjack یا کڈنیپ کرنا ہے انسان جب صراط مستقیم پر مصروف سفر ہوتا ہے اور وہ اپنی منزل کی طرف گامزن ہوتا ہے تو ابلیس ملعون مختلف روپ لے کر اسے ہائی جیک کر لیتا ہے کیونکہ ابلیس ''فارسی'' زبان کا لفظ ہے اور لباس سے نکلا ہے یعنی کہ کسی بھی لباس یا

شکل میں آ کر کڈنیپ کر لیتا ہے تو اس وقت اسے اگر کوئی اس ملعون سے چھڑا کر منزل تک لے جاتا ہے تو وہ مرشد کریم ہوتا ہے۔

اس دنیا میں جو کشمکش خیر وشر ہے اس میں ابلیس کے مقابلے میں جو اللہ کی طرف سے ریسکیو RESCUE طاقت ہے وہ مرشد کریم ہے۔

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ گمان کرتے ہیں کہ اس کشمکش میں اللہ کا مقابلہ شیطان سے ہے (نعوذ باللہ) یا کچھ لوگوں کا کہنا ہے اس میں پاک ذوات متعالیہ علیہم الصلوات والسلام) بمقابلہ شیطان ہیں (نعوذ باللہ) ایسا نہیں ہے بلکہ اس جنگ میں ابلیس ملعون بمقابلہ مرشد کریم ہوتا ہے کیونکہ ابلیس ملعون گمراہ کرتا ہے اور صراط مستقیم سے اغوا کرتا ہے اور مرشد ہی واپس راہِ ہدایت پر لاتا ہے۔

فقط نگاہ سے ہوتا ہے فیصلہ دل کا
نہ ہونگاہ میں شوخی تو دلبری کیا ہے
(اقبالؒ)

مرشد کامل

نانی، زبانی، قصہ خوانی اور گدیوں کے سجادہ نشین مرشد تو بے شمار ملتے ہیں لیکن کامل مرشد تین طرح کے ہوتے ہیں:۔

1۔ کامل حیات
2۔ کامل ممات
3۔ کامل ذات

1۔کامل حیات

کامل حیات کا فیض اس کی حیات میں ہوتا ہے لیکن حیات کے بعد اس کا فیض بند ہو جاتا ہے۔ یہ طالب کو زیادہ سے زیادہ سات دن میں خدا رسید کر دیتا ہے یعنی ذکر قلبی جاری کر دیتا ہے ہو سکتا ہے کہ کشفی طور پر کچھ مقامات بھی دکھا دے۔

2۔کامل ممات

جو اس دنیا میں روپوش رہے اور مرنے کے بعد اپنی زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے آئے ہیں یہ اس کام کے لیے تین دن لیتے ہیں۔

3۔کامل ذات

جن کا فیض حیات و ممات میں ایک ہی جیسا رہتا ہے یہ طالب کو ایک ہی نظر میں خدا رسیدہ بنا دیتے ہیں اس لیے طالب حق کو چاہیے کہ مرشد کو سات دن تک آزمائے ورنہ اس سے جدا ہو جائے اپنی قیمتی زندگی برباد نہ کرے یا پھر کسی کامل ذات کی قبر یا مزار سے امداد حاصل کریں۔

حدیث شریف

اِذَا تَحَیَّرْ تُمْ فِیْ الْاُمُوْر فَاستعینومِن اھل القبور

ترجمہ: جب تم کسی معاملہ میں پریشان ہو تو اہل قبور سے امداد طلب کرو!

(بحوالہ جامع الاسرار)

جو لوگ نہ ہی زندہ ولیوں کو مانتے ہیں اور نہ ہی مزاروں پر جانا گوارا کرتے

ہیں وہ ساری عمر اس گوہر عظیم سے محروم رہتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ سے براہ راست مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ کا امر اٹل تو ہوسکتا ہے لیکن قانون نہیں بدل سکتا۔ نبی بلاواسطہ ہوتا ہے امام پاک بلاواسطہ ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ براہ راست ملتا ہے اور اس کی امت بالواسطہ ہوتی ہے جیسے اللہ، نبی اور امام پاک کے ذریعے ملتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کے عوام وخواص میں فرق ہوتا ہے۔ اس طرح عام کو نبی اور امام پاک تک خواص (مرشد کریم) ہی پہنچا سکتے ہیں اور مرشد کریم کو اللہ تعالیٰ تک نبی و امام پاک ہی پہنچاتے ہیں۔

قرآن مجید میں فرمان رب العزت ہے:

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ O صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ

ترجمہ: دیکھا ہم کو سیدھی راہ ان لوگوں کی جن پر تیرا انعام ہوا (سورۃ فاتحہ:6-5)

فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا O

ترجمہ: وہ لوگ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا وہ انبیاء کا گروہ صدیقین کا فرقہ شہیدوں کا لشکر اور صالحین کا ٹولہ ہے۔ رفاقت رہبری کے لیے یہ بہت عمدہ اور اچھے لوگ ہیں (سورۃ النسا:49)

کچھ لوگ اِیَّاکَ نَعْبُدُوَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پر ہی ڈٹے رہتے ہیں یعنی اس کی عبادت اور اسی کی اعانت کی طرف اشارہ کر کے کسی طرف کا رخ نہیں کرتے لیکن عبادت کے لائق تب ہوتے جب کسی عالم باعمل نے کچھ سکھایا اسی طرح

اعانت دلانے کا ذریعہ بھی اولیاء اللہ ہیں۔

انسان کے جسم سے روح اللہ کے حکم سے نکلتی ہے لیکن اس کا ذریعہ حضرت عزرائیلؑ ہے کوئی پتا اس کے حکم کے بغیر نہیں ہلتا لیکن اس کو ہلانے کے لیے ذریعہ بھی ہوا مقرر کیا ہے اور جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا تعلق بلا واسطہ تھا ان تک وحی پہنچانے کا ذریعہ بھی حضرت جبرائیلؑ ہیں اسی طرح انسان کے رزق پیدائش، رشد وہدایت، تعلیم وعلاج کا ذریعہ بھی انسان ہی ہے اور جب کوئی سالک کسی ذریعہ سے سب عالم عبور کر کے فنافی اللہ میں چلا جاتا ہے تب وہ سب ذریعوں کو چھوڑ کر اسی کی اعانت اور پناہ میں آجاتا ہے جس کا قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ہ

ترجمہ: خبردار اولیاء اللہ کو کسی چیز کا خوف نہیں اور نہ ہی کسی بات کا غم ہے (سورۃ یونس:62)

خرد کے پاس خبر کے سوا کچھ اور نہیں
تیرا علاج نظر کے سوا کچھ اور نہیں

مرشد کریم کی ثنا میں کیا لکھوں لکھوں تو حمد و ثناء لکھوں
چھوڑو غفلت حسنینؔ لکھوں تو پھر اپنا خدا لکھوں

سنتے ہیں میری بات تو بتلانے سے کچھ بعد
ہر شخص سمجھتا ہے تو سمجھانے سے کچھ بعد
آواز سے بھی تیز میرا نطق و بیاں ہے
گونجے کی سدا العجل کی میرے جانے سے کچھ بعد

یَآیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوتَّقُواللّٰہَ وَکُونُوُ مَعَ الصّٰدِقِیْنَ O

ترجمہ: اے ایمان والوتقویٰ اختیار کرو اور سچے لوگوں (صادقین) کے ساتھ ہوجاؤ (سورۃ توبہ:114)

ارشاد باری تعالیٰ:

ترجمہ: اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین (النساء:69)

ارشاد باری تعالیٰ:

ترجمہ: اور پیروی کرو اس شخص کے رستے کی جو مائل ہوا میری طرف۔

(لقمان:15)

کلام الٰہی ہے:

ترجمہ: وہ رحمٰن ہے سو پوچھ اس کے بارے میں اس سے جو اس کی خبر رکھتا ہے۔

(الفرقان:59)

کلام الٰہی ہے:

ترجمہ: پیروی کرو اللہ کی اور پیروی کرو رسول کی اور اس کی جو اولی الامر ہو۔

(النساء:59)

کامیاب ہوا وہ شخص جس کو دو چیزیں ملیں ایک ایسا قلب جو ذکر اہلیت کرے اور ایک ایسا مرشد جو دور رہ کر بھی خبر گیری کرے۔

ناقص مرشد:

ہم اکثر دیکھتے ہیں گاؤں محلوں گلیوں شہروں میں کچھ عجیب سے لوگ ملتے ہیں جو خود کو ولی اللہ کہتے ہیں۔ کبھی خود کو قلندر پاک کا ملنگ، کبھی شاہ شمسؒ سرکار کا کبھی کچھ کبھی کچھ بن جاتے ہیں اور گھروں میں تعویز اور حاضری سے جنات نکال رہے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اصل میں شریعت کے دشمن اور فقر کی ف سے بھی واقف نہیں ہوتے۔ ہاتھوں میں انگوٹھیاں ڈالنا ، بڑا سا چولہ پہن لینا اگر ہم دیکھیں تو کوئی جھاڑو والی سرکار، کوئی کتوں والی سرکار تو کبھی ہیلمٹ شاہ، کوئی دلہن والی سرکار۔ یہ سب لوگ جھوٹے اور فاسق ہیں اور ہم معصوم سے لوگ ان کی شعبدہ بازی میں آجاتے ہیں۔ کچھ پیر صاحب گندم کے پیچھے، کچھ نیاز وصدقہ اور کچھ نے میلوں عرسوں کے نام پر لوٹ مار مچا رکھی ہے۔ خود کو فلاں ولیٔ خدا کا ملنگ کہتے ہیں اور ان کی وجہ سے آج اصل مرشد کریم سادات بدنام ہے۔ ہم میلوں اور عرسوں کے خلاف تو نہیں ہیں لیکن وہاں پر ہونے والے کاموں کے خلاف ہیں ناچ گانا، خواجہ سراؤں کی محفل وغیرہ پھر وہ کون سا ولی ہے جن کی رونق خواجہ سراء بڑھاتے ہیں خدارا ولیوں کو بدنام نہ کریں اور درباروں کے تقدس کو پامال نہ کریں اور ان درباروں پر جانے والوں کے لیے ایک مؤدبانہ اپیل ہے کہ

وہاں ادب کے ساتھ ساتھ پردے کا خاص خیال رکھا جائے اور کوشش کریں کسی بھی ولی اللہ کے مزار اقدس پر جائیں تو باوضو ہو کر، سچی عقیدت لے کر جائیں۔ خاص طور پر اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں اور اگر اپنی نگاہوں کی حفاظت کر لی تو سمجھو تم نے اپنے ایمان کی حفاظت کر لی۔ ان لوگوں کی ہی وجہ سے آج لوگ اصل مرشد کریم کی تلاش نہیں کر پاتے اور وہ ان جھوٹے پیروں سے ٹھوکریں کھا کھا مرشد کامل کے بھی منکر ہو جاتے ہیں اور مرشد کامل جو تھے انہوں نے خود کو ویسے ہی چھپا لیا۔ جب میدان خالی ہو گیا تو جعلی پیر اور ٹھگ گدیوں پر بیٹھ گئے اور پیری مریدی کا کاروبار ٹھیک ٹھاک عروج پر پہنچ گیا۔ تعویزات اور عملیات بکنے لگے۔ کہیں بانڈ اور سٹہ بازی کے نمبر بتانے کا کام چل نکلا اور کہیں پر ساس بہو نند بھاوج کے معاملات اور اولاد دینے کی دوکانیں کھل گئیں اور کہیں جادو چلانے اور جادو کا وار روکنے کے سفلی کام ہونے لگے اور جب ان لوگوں کی رسمی اور جعلی پیروں کے طرز عمل پر غور کیا ان کے حجروں میں خواتین کے ہجوم دیکھے اور ان کی آنکھوں میں شہوانیت کو دیکھا اور پھر ناجائز طریقوں اور فریب سازی سے مال بٹورتے دیکھا اور پھر سیدھے سادھے بھولے مردوں اور بھولی بھالی عورتوں کو ان کے دامِ تزویر میں پھنستے دیکھا اور عورتوں کے ساتھ حاضری اور پڑھائی، بے اولادی یعنی حصولِ اولاد کیلئے زبردستی زنا کرتے یعنی ان کی عزتوں کے ساتھ کھیلنے کو ان لوگوں نے اپنا دھرم اور کام بنا لیا ہے۔

"نقلی پیر مریداں تائیں لٹ پٹ کر دیندے نے ویلا"

جاندی باقی رن وی لے جاندے انہاں تو آپ بچنا پیندا

جی میں اس پیر صاحب کے پاس گیا تو میرا کام چل پڑا۔ جی میں بے اولا دتھا فلاں پیر صاحب نے بیٹا عطا کیا وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب کام شیطان بھی کرتا ہے۔ وہ بھی لوگوں کو شفا دیتا ہے اوران کی دنیاوی خواہشات کو پورا کرتا ہے۔ یہ تمہارا قلب نہیں روشن کرسکتا کیوں کہ ہم لوگ بھی لالچی ہیں اپنے دنیاوی کاموں کی خاطر ہم جھوٹے اور فاسقوں کے مرید اوران کے پاؤں میں گرے ہوئے ہیں جن کی حقیقت وہ تم لوگوں سے بھی کم تر ہوتے ہیں۔

اب چاہیے تھا کہ

یہ ان جعل سازوں کی پیروی نہ کرتے اوراپنی خواہشات نفس کو لعنت ملامت کرتے بلکہ جہاں اکثر ہم نے دیکھا ہے کہ لوگ ہمارے پاس آتے ہیں سرکار فلاں لڑکی میرے ساتھ بات کرنا شروع کردے تو میں مرید ہو جاؤں گا۔ میرا فلاں کام ہو جائے تو میں مرید ہو جاؤں گا اور لعنت ان لوگوں پر جنہوں نے مرشد کریم کے رشتے کو پامال کر دیا۔ ان لوگوں کی نظر میں ہاتھوں میں ہاتھ دینا کوئی خاص بات نہیں رکھتا اور یہی وہ لوگ ہیں جو عنقریب تباہ ہونے والے ہیں کیونکہ کچھ لوگ حبیب کبریا محمدؐ کے ہاتھ پاک پر اس لیے بیعت کی تا کہ قرض معاف ہو جائے۔ کسی شہر کی سرداری مل جائے اور کچھ تو مولا علیؑ شیر خدا کی تلوار کے ڈر کی وجہ سے مسلمان ہوئے۔ وہ مسلمان تو ہو گئے تھے پر کبھی مومن نہیں بن پائے۔ اس لئے آج بھی تاریخ ان لوگوں پر لعنت بھیجتی ہے۔

تن بے روح سے بے زار ہے حق

خدائے زندہ زندوں کا خدا ہے

علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں:

میراث میں آئی ہے انہیں مسندِ ارشاد

زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

اور پھر کچھ کو وراثت میں گدی مل گئی اور باپ دادا کا مزار سنبھال لیا لوگ بھی چونکہ دنیا طلب کرنے کیلئے ان کے پاس جانے لگے۔ پیری وراثت میں مل گئی اورعقابوں اورشہار کا کام اب کوؤں کے ہاتھ میں ہے۔

قم باذن اللہ کہہ سکتے تھے جو رخصت ہوئے

خانقاہوں میں مجاور رہ گئے یا گورکن

حضرت سخی سلطان باھوؒ فرماتے ہیں:

آپ نہ طالب ہیں کہیں دے لوکاں طالب کردے ھُو

چاون کھیپاں کردے سیپاں قہراللہ توں نہ ڈردے ھُو

عشق مجازی تلکن بازی پیر اولے دھر دے ھُو

اوہ شرمندے ہوسن باھوؒ اندر روز حشر دے ھُو

ترجمہ: مرشد کے لئے ضروری ہے کہ پہلے وہ خود کسی کامل مرشد سے تلقین وارشاد حاصل کرے اور پھر اس کی طرف سے اجازت ملے تو تلقین و ارشاد کی مسند سنبھالے اس بیعت میں آپؒ مرشدان ناقص کو تنبیہہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں

یہ تو خود کسی کامل سے بیعت اور تلقین و ارشاد حاصل نہیں کرتے بلکہ دیہاتی دکانداروں کی طرح دوسروں کو معاوضہ کے بدلے معرفت عطا کرنے کا ٹھیکہ اٹھائے ہوئے ہیں۔ان لوگوں سے تلقین وارشاد لینا حرام ہے یہ لوگ عشق مجازی کے پھسل جانے والے خوفناک کھیل میں مبتلا ہیں۔آپؒ فرماتے ہیں قیامت کے دن یہ لوگ شرمندہ خوار ہوں گے۔

پیر ملیاں جے پیڑ ناں جاوے اس نوں پیر کی دھرنا ھُو
مرشد ملیاں ارشاد نہ من نوں اوہ مرشد کی کرناں ھُو
جس ہادی کولوں ہدایت ناہیں اوہ ہادی کی پھڑناں ھُو
جے سر دتیاں حق حاصل ہووے باھُوؒ اس موتوں کی ڈرنا ھُو

ترجمہ: اگر مرشد مل جانے سے قلب کی حالت نہ بدلے اور اس سے ظاہر و باطن میں کوئی فرق نہ پڑے نہ ہی ''راہ حق'' کی طلب پوری ہو اور نہ ہی ایسے مرشد کریم کے پاس ہدایت دینے کی طاقت ہو تو ایسے ناقص مرشد کو تسلیم نہیں کرنا چاہیے (یعنی ایسے مرشد کو چھوڑ دینا چاہیے) بلکہ اس سے بچنا چاہیے۔ہاں اگر سر دینے سے دیدار حق حاصل ہو ایسی موت سے کبھی گریز نہیں کرنا چاہیے۔

☆ مرشد کامل قلب (دل) کی مانند ہوتا ہے اور مرشد ناقص کلب (کتے) کی مانند ہوتا ہے۔

☆ جو مرشد طالب کو تصور اسم ذات اللہ یا امام پاک کا تصور عطا نہیں کرتا وہ مرشد لائق ارشادِ مرشد نہیں ہے۔

﴾جعلی مرشد﴿

وہ مرشد بیاں کرتا ہے جو انہی سیادت
لوگوں کو بتاتا ہے جو دادا کی کرامات
امت کی بخشش کی وہ کرتا ہے دعائیں
عالم کو سناتا ہے بزرگوں کی حقایات
اور ماں کی بھی عصمت سے سدا بیر ہے اس کو
ہے مرشد تو کہلاتا ہے لختِ دل سادات
تھے دادا حضور ان کے تو وہ اصل دیادام
تولیو کی شب ان کی جو ٹھہری ہے جمعرات
کیا کہنے جمعرات کے کیا اس کی ہے عظمت
شودر کو بھی کی جس نے عطا اصل سیادت
شجروں کی خریداری کا احسان ہے واللہ
دنیا میں نہیں کوئی بھی نساب کا محتاج
گڑوں کی غلاظت کو ملی صورت اذفر
طوبیٰ کے حسیں پھول میں زقوم کے پھن آج
فرعون کے نطفے کو کلیمی کا ہے دعویٰ
ابو جہل کی بڑ ہے کہ ہوئی اس کو ہے معراج

دراج کی پرواز میں ہے شوکت شاہیں

حیرت میں ہے صیاد یہ شاہیں ہے کہ دورج
(علامہ اقبال)

آتا نہیں وہ جن کو راہِ راست پہ چلنا
آسان سمجھتے ہیں وہی بات بدلنا

(پیرزادہ)

وہ پیرزادہ ہے اکلیل فقر کی ذہنیت
ہے اس کی ذات میں اضدادِ کی گل افشانی
وہ جلوتوں میں ہے الوند قدس کا شاہین
وہ خلوتوں میں ہوا و ہوس کا زندانی
وہ محفل میں سراج منیر کا جلوہ
دورانِ پردہ اندھیروں کا وہ شبستانی
زباں تو پندو نصائح کا چشمہ و حیواں
عمل کے درس مسلسل میں مرگ سامانی
وہ خستگانِ معاصی میں بو علی سینا
خود اس کے مرض معاصی میں حشر جنبانی
یہ درس زہد مریدوں میں مصلح اعظم
کہ خود وہ ساغر ومینا و مے کا پیمانی

وہ خانقاہ میں دستارِ فقر کا وارث
وہ خلوتوں میں کرے بتکدوں

دوبارہ بیعت یا تجدید بیعت

بیعت کے بعد اگر معلوم ہو جائے کہ مرشد ناقص ہے یا وہ صاحب نسبت یعنی منصب والا مرشد کریم نہیں تھا۔یعنی جو حضور کریم یا وقتِ امام پاک اپنے عوض عطا کرتے ہیں۔ یا وہ صحیح طور پر مجاز نہیں۔ یا اللہ تعالیٰ کے قرب کے لیے بیعت کی گئی لیکن قرب حاصل نہ ہو سکا یا امام مہدیؑ سرکار تک پہنچنے کا راستہ نہ مل سکا یا پتہ چلا کہ یہ مرشد تو جناب سیدہؑ کے دشمن کا پرچار کرتا ہے اور دشمن اہلبیتؑ کی پہچان رکھتے ہوئے پھر بھی لعنت واجب نہیں کرتا تو اس حالت میں مرید کو مرشد کی بیعت توڑنے کا حق حاصل ہے۔اگر مرشد ناقص ہے صاحب منصب و نسبت نہیں تو پھر بیعت توڑنے کی بھی ضرورت نہیں ہے یہ بیعت واقع ہوئی نہیں تھی۔

اگر مرشد کا وصال ہو گیا اور مرید سلوک کی منازل طے نہ کر سکا اور مرشد کے مرنے کے بعد اسے پتہ چلا کہ مرشد صحیح العقیدہ نہیں تو اسے بھی چاہیے کہ اس مرشد سے بیزاری اختیار کرلے۔

اکثر آپ نے دیکھا ہوگا بچے ابھی چھوٹے ہوتے ہیں تو ماں باپ ان کو فلاں پیر فلاں پیر کا مرید بنا دیتے ہیں یا پھر کسی بے اولاد کو پیر صاحب کی دعا سے اولاد

ہوگئی تو وہ بچہ بھی اسی کا مرید بنے گا۔او بھائیو زمانہ جاہلیت چھوڑ دیں مثال کے طور پر بے اولاد لوگ کسی ڈاکٹر یا حکیم سے دوائی لیتے اگر ان کو وہاں سے شفا مل گئی تو وہ بچے کل کو حکیم یا ڈاکٹر کے مرید بنیں گے۔شفا ملنا اور چیز ہے۔خدارا خدارا مرشد کریم کے رشتے کو اتنا پامال نہ کریں۔

اگر بچپن اور بے سمجھی کے زمانے میں یا بے سوچ سمجھے اپنے والدین یا کسی اور کے کہنے پر بیعت کر لی تو اسے ''بیعت تبرک'' کہتے ہیں بالغ اور عاقل ہونے پر اگر شخص حقیقی مرشد کامل مل جائے تو اسے اختیار ہے وہ بیعت دوبارہ کرے۔

﴿جعلی صوفی﴾

جعلی صوفی ٹھگدے پا کے رنگ برنگے بانے
آپ تے جاہل لوکاں تائیں کرن مرید دھگانے
اُتوں ہن خدا دے بیلی وچوں فارغ عملوں
ایہناں ناہیں مول کسے دے دکھ تے درد ونڈانے
پیر جی نوں حالے تیکر اپنی خبر نہ ہوئی
اللہ سوہنے دے اس کیہ نیں سانوں پتے بتانے
خشک طیعت، خشک عبادت، خشک حقیقت ولوں
اچیاں اچیاں بانگاں دیندے ویکھے خشک ملانے
جہیڑا عالم بن جاندا اے وکھرا دھڑا بناوندا
فرقے مت بناؤ آیا ہویا وچ قرآنے

رہبر کامل باجھوں کوئی منزل تے ناں جاوے
بیڑی مول نہ بنے لگے باجھوں پیر مہانے
اللہ سائیں تیرے نالوں ہرگز وکھرا نائیں
توں خود وکھرا اوہدے نالوں کر کجھ سرت ٹکانے
پنج ویلے نت پڑھن نمازاں وچ مسیت نمازی
نکل مسجد وچوں کردے اوہو کم پرانے
نہا دھو کے بہہ منبر اتے پیسے بدلے وعظاں کردے
ماشاءاللہ آکھی جاون نوٹ ہتھاں وچ پھڑ دے پھڑ دے
اتوں صوفی صافی لگے، وچوں حرص وجھیرا بنیاں
میں تے سجنوں دس نئیں سکدا جو حجرے وچ کردا کادے
جھوٹی پیری فقیری حسنین تو چھڈی نہ حالے
میں حیراں کہ حالی تک تیری تباہی نہ لتھی

شریعت میں تصور بیعت:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ط یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ج فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ ج وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا O (سورۃ فتح آیت نمبر 10)

ترجمہ: بے شک جو لوگ آپؐ سے بیعت کر رہے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت

کر رہے ہیں۔ان کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے پس جو اس عہد کو توڑ دے گا سو توڑنے کا وبال خود اس پر ہوگا اور جو عہد کو پورا کرے گا جو اس نے اللہ سے کیا ہے سو عنقریب وہ اسے بہت بڑا اجر دے گا۔

ارشاد خداوند متعال ہے کہ

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ج (بنی اسرائیل:۷۱)

ترجمہ: جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

حدیث مبارکہ ہے کہ

☆قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ مَاتَ وَ لَيْسَ فِیْ عُنُقِهِ بَيْعَةُ اْلِاِمَامِ اَوْلَيْسَ فِیْ عُنُقِهِ عَهْدُ اْلِامَامِ مَاتَ مِيتَة جاهِلِيَّة.

ترجمہ: حبیب کبریاؐ نے فرمایا کہ جس انسان کی گردن میں امام کی بیعت نہ ہو، یا اس کی گردن پر امام وقت کا عہد و پیمان نہ ہوگا وہ جاہلیت (کفر) کی موت مر گیا۔

توجہ فرمائیں:

ایک ضروری سوال اب مرشد کس کو ہونا چاہیے اور مرشد ہوتا کون ہے؟

اکثر ہمارے گھروں اور معاشرے میں ایک بات کا ٹرینڈ Trend بنا ہوا ہے کہ مرشد کامل ہونا چاہیے۔فلاں پیر مرشد ہو یا فلاں پیر۔اللہ نے تو پیروں کی بیعت کا حکم دیا ہی نہیں ہے جناب تھوڑا سا عقل سے کام لیں۔پھر بھی مرشد تلاش کرو ایک سرائیکی کی کہاوت ہے:

پانی پیو پن کہ

مرشد پھڑو چن کہ

جن لوگوں کی سوچ اس کہاوت کو لے کر درست ہے ان لوگوں سے ہماری بات ہے کہ جناب ہم آپ کو کچھ پیسے دیتے ہیں اور کہتے ہیں جائیں فروٹ منڈی وہاں سے کچھ فروٹ لے آئیں تو جناب جب آپ منڈی جائیں گے تو وہاں سینکڑوں کی تعداد سے دوکانیں اور دوکاندار نظر آئیں گے اور ہر ایک کی تمنا ہوگی آپ مجھ سے مال لیں لیکن وہاں پہ آپ نے پیسوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مال لینا ہے۔ایک دوکاندار کے قریب جائیں گے وہاں دام کچھ زیادہ ہوگا پھر چلتے چلتے کسی اور دوکاندار کے پاس رکیں گے وہاں آپ کو تربوز اور سیب پسند آجاتے ہیں مگر ساتھ ہی ایک اور دوکاندار بیٹھا آپ کو آواز دیتا ہے بھائی جان ایک بار مال تو چیک کریں آج کا مال بھی تازہ ہے اور دام بھی کم ہیں تو صاحب آپ وہاں سے چل کر کم دام والی دوکان پر چلے جاتے ہیں اتنی دیر میں آپ کے کانوں میں مختلف آوازیں گونج رہی ہوتی ہیں کہ مال تازہ ہے اللہ رسول کی قسم ناپ تول برابر ہے ہر بندہ اپنے Talent سے کام لے رہا ہوتا ہے اور ساتھ ہی اللہ رسول کی جھوٹی قسمیں کھا رہے ہوتے ہیں۔آخر کار آپ ایک دوکاندار سے سیب خرید لیتے ہیں اور جب گھر لاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ آدھے خراب نکلتے ہیں تو گھر میں کہتے ہیں کہ اس دوکان دار نے تو بہت قسمیں کھائی تھیں مال تو تازہ تھا اور میں نے کون سے سیبوں کے اندر جھانک کر دیکھا تھا۔تو حضور یہی بات سوچیں آج بھی پیروں کی منڈی لگی ہوئی ہے آپ اس منڈی سے کیسے مرشد کامل تلاش

کر سکتے ہیں کیوں کہ آپ کی سوچ اتنی ناقص ہے آپ سبزی یا فروٹ صحیح طرح خرید نہیں سکتے تو مرشد کو کیسے تلاش کریں گے۔ او بھائی میرے! خدارا اس رسمی بیعت اور پیری مریدی کو چھوڑیں حقیقی رہبر کامل مرشد کریم کو تلاش کریں۔

شیعہ حضرات کا نظریہ:

جی ہم نہیں کسی پیر فقیر کو مانتے ہمارے مرشد علماں والی سرکار مولا عباسؑ ہیں بھائی میرے وہ سب کے مرشد کریم ہیں وہ ایک تمہارے نہیں پوری کائنات کے مرشد کریم ہیں تو جناب آپ نے کب ان کے دست پاک پر بیعت کی؟ جی نہیں بیعت تو نہیں کی، ویسے عقیدہ ہے۔ بھائی میرے عقیدہ سے کچھ بھی نہیں ہوتا بات عمل کی ہے۔ اور بیعت تو وقت کے امام پاک کی ہوتی ہے آپ نے کب امام مہدیؑ سرکار کی بیعت کی ہے جہالت کی زندگی چھوڑیئے اور حقیقی مسیحا شہنشاہ معظم امام مہدی سرکار عجل اللہ فرج الشریف کی بیعت کریں کیوں کہ ہر جماعت اپنے امام پاک کے ساتھ بلائی جائے گی۔

ایک اور مثال:

حضرت یعقوبؑ کے اور بھی بیٹے تھے تو صرف یوسفؑ نے ہی لوگوں سے کیوں بیعت لی۔

جناب ابو طالب کے چار بیٹے مولا علیؑ چوتھے نمبر پر گھر میں باقی بھائیوں سے چھوٹے ہیں لیکن ان 3 بھائیوں نے مولا علیؑ کی بیعت کیوں کی باقی بھی تو

ابو طالب سرکار کے ہی بیٹے تھے۔ مولا علیؑ شیر خدا کے اور بھی بیٹے ہیں مگر امام حسنؑ سرکار اور مظلوم امام حسینؑ نے ہی لوگوں سے بیعت کیوں لی۔ پتہ چلا کہ بیعت منصب پر فائز ہونے والے لے سکتے ہیں بیعت کسی نبی یا امام پاک کی ہوتی ہے۔ یا پھر نائب مصطفیٰ یا نائب امام پاک کی بیعت کو بیعت مرشد کریم کہا جاتا ہے۔ جیسے امام سجاد مدینے میں تھے اور کوفہ میں جناب مختار بیعت لے رہے تھے وہ تو سید نہیں تھے پر موجودہ امام اپنے وقت کے امام کے نائب ہونے کی وجہ سے بیعت لے رہے تھے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَلَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا (سورۃ الکھف آیت نمبر 17)

ترجمہ: اور جس کو اللہ گمراہ کرنا چاہتا ہے تو اس کو ولی اور مرشد عطا نہیں کرتا۔

جن کا ہر فرمان فرمان امام پاک
ایسے مرشد حقیقت پہ لاکھوں سلام

خدا نے خود فرمایا ہے جسے میں گمراہ کرنا چاہتا ہوں تو اسے اپنا ولی یعنی امام وقت اور نائب امام مرشد کریم عطا نہیں کرتا۔

تلاش مرشد کریم کیسے ہو اب؟

اکثر لوگ سوال کرتے ہیں اب تو امام مہدی سرکار پردہ غیبت میں ہیں ان کی بیعت کیسے کریں یا پھر اب مرشد کسے بنائیں۔ پہلا طریقہ یہ ہے کہ آپ سرکار دو

جہاں محمد مصطفیٰ ﷺ سے درخواست کریں آقا میں آپ کا مرید ہونا چاہتا ہوں یا امام مہدی سرکارؑ سے کہیے یا پھر یوں کہیے کہ مولا پاک آپ کوئی ایسی ذات کا اشارہ فرمادیں میں اس کا مرید ہوجاؤں جس کا امام مہدی سرکار عجل اللہ فرج الشریف اشارہ کردیں آپ خود سوچیے وہ شخص امام پاک کے کتنا قریب ہوگا کیوں جس ذات کا محمد مصطفیٰ ﷺ اشارہ کررہے ہیں وہی رہبر کامل اور حقیقی مرشد کریم ہوگا۔ پھر اس مرشد کریم کا ہر فرمان فرمانِ مصطفیٰ ہوگا اور امام مہدی سرکار سے رابطے میں رہنے والا ہوگا۔ ہر سید مرشد نہیں ہوتا سیدات کا احترام واجب ہے مگر مرشد ہونے کے لئے کسی خاص منصب پر فائز ہونا ضروری اور جو خود یہ دعویٰ کردیں کہ محمد مصطفیٰ یا پھر امام مہدی سرکار مجھ سے ملتے ہیں یا پھر ملاقات ہوتی ہو میں نائب امام ہوں تو وہ جھوٹا اور فاسق ہے۔

یا پاک مرشد کریم السید جعفر الزمان عجل اللہ فرج الشریف ہمیں طاقت اور ہمت دیں ہم ان لوگوں کو مرشد کریم کا مقام سمجھا پائیں۔ بات صرف اتنی ہے مرشد پاک کی تعظیم کو امام پاک کی تعظیم، امام پاک کی تعظیم گویا خدا کی تعظیم ہے۔ کیوں کہ جس کو محمدؐ تمہارے لئے خود چنے آپ خود سوچے وہ ذات پاک کبھی جھوٹ بول سکتی ہے۔ کبھی بھی نہیں ان کی تعظیم گویا محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعظیم کے برابر ہے کیوں کہ محمد مصطفیٰ یا وقت امام پاک اپنے عوض تمہیں ذات دیتے ہیں یعنی مرشد کریم امام پاک یا پھر محمد مصطفیٰ کی دی ہوئی امانت ہوتی ہے جس میں انسان خیانت نہیں کرسکتا۔

کیوں کہ جیسے محمد مصطفیٰ اور قرآن کی ضرورت ہے اسی طرح محمد مصطفیٰ کے بعد مولا علی ان کے بعد شہنشاہ امام حسن مجتبیٰ اور شہنشاہ امام حسینؑ اور اب امام مہدیؑ سرکار عجل اللہ فرج الشریف نائب رسولؐ کے بغیر ہدایت ناممکن ہے۔

حیرت ہے علمائے کرام پر جو لوگوں کے درمیان اپنی ضرورت تو محسوس کرتے ہیں لیکن ایک ایسے مرشد کامل کی ضرورت محسوس نہیں کرتے جو ان سے کئی گنا زیادہ عبادات، مجاہدات اور ریاضت کر کے ذات حق کے قرب معرفت کا شرف حاصل کر چکا ہو۔

فقط نگاہ سے ہوتا ہے فیصلہ دل کا
نہ ہو نگاہ میں شوخی دلبری کیا ہے
(علامہ اقبال)

کم ظرف لوگوں کیلیئے:

جی کوئی بھی بندہ امام مہدیؑ سرکار کی زیارت یا محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت نہیں کرسکتا یہ گنہگار آنکھیں انہیں کیسے دیکھ سکتی ہیں۔ موسیٰؑ نے کوہ طور پر دیکھنا چاہا تو موسیٰؑ بے ہوش ہوگئے اور امت ہلاک ہوگئی۔ بھلا یہ لوگ مولا پاک کو کیسے دیکھ سکتے ہیں۔ عقل کے اندھو جب مدینے میں رسول اللہؐ موجود تھے تب لوگ انہیں نہیں دیکھتے تھے رسولؐ کو کافر بھی دیکھتے تھے مسلم بھی دیکھتے تب کیا تھا۔ تمہارے خواب میں مولا عباسؑ کا علم پاک آسکتا ہے کربلا جاسکتے ہو مدینے میں

رسول اللہ ﷺ کی جالیوں کو چوم آتے ہو تب آنکھوں سے گستاخی نہیں ہوتی۔

حدیث پاک میں ہے:

جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے سچ مچ دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا۔ (بخاری و مسلم)

کن کن کتابوں کا حوالہ دیں کون سی آیتیں پڑھیں کہ تم لوگوں کو ایمان آجائے۔

عمومی تقلید ہونے کیلئے شرائط:

1۔ خوف خدا ہونا شرط ہے۔

2۔ سرور کونین ﷺ کی سنت سے متمسک ہو اور اس پر عمل کرنے والا ہو۔

3۔ دنیا و متعلقات دنیا کی ذرا بھر رغبت نہ رکھتا ہو یعنی حب دنیا میں سے کوئی اس میں موجود نہ ہو۔ حب ذر، حب جاں، حب نسا، حب شہرت، حب ریاست، حب شہوت وغیرہ سے بچا ہوا ہو۔

تو بھی شراب تولا سے مخمور ہوجا
جس دل میں رہے حب دنیا ہر اس دل سے دور ہوجا

4۔ آخرت کی طرف کلی طور پر راغب ہو اس کی زندگی کا مرکزی نقطہ آخرت ہو۔

5۔ جھوٹ کی جملہ اقسام سے بچا ہوا ہو۔

6۔ حلال خور ہو حرام سے بچا ہوا ہو۔

7۔ تعصب سے بالکل خالی ہو حق بات جہاں ہو تسلیم کرے اور اپنے عقیدت مندوں کے ساتھ امتیازی سلوک کرے اور نہ ان کی خاطر کسی حقدار کی حق تلفی کرے۔

8۔ تعصب کی وجہ سے فرقہ بندی کرنے والا نہ ہو۔

9۔ پیسے لے کر فتویٰ نہ دے اور نہ ہی دولت کی خاطر احکام دین میں کوئی رعایت پیدا کرے دینی معاملہ میں سفارش کو رد کرنے والا ہو۔

10۔ ملمع سازی اور ظاہر داری نہ کرنے والا ہو۔

11۔ کسی پر تعلق داری کی وجہ سے عنایات نہ کرنے والا ہو۔

12۔ حلال و حرام کا سختی سے پابند ہو۔

13۔ دین کو دنیا بٹورنے کا ذریعہ نہ بنائے۔

14۔ اپنے نفس کو حرام اور رضائے الٰہی کے خلاف جملہ چیزوں سے روک رکھنے والا ہو۔

15۔ اپنے دین کی حفاظت کرنے والا ہو یعنی دنیا کی کوئی طاقت اس سے دین حق کے خلاف کوئی کام نہ کروا سکے اور حدود دین کو ہر صورت میں بچانے والا ہو۔

16۔ اپنی خواہشات نفس کی کلی طور پر مخالفت کرنے والا ہو اور تزکیات و ریاضت نفس کا عادی ہو نفس کشی کرنے والا ہو نفس پرست نہ ہو۔

17۔ اپنے زمانے کے امام پاکؑ کے امر کا مطیع ہو یعنی ان سے رابطہ رکھنے والا اور ان کے احکام وامر کا سختی سے پابند ہو۔

خود سوچ:

عمومی تقلید کے لیے اتنی شرائط کا ہونا پابند ہے اور مرشد کریمؑ جس کی بیعت کی جاتی ہے وہ ذات کیسی ہوگی۔ اکیلے میں سوچنا اس کتاب کو پڑھنے کے بعد

(i) تم کون ہو؟

(ii) تم کہاں سے آئے ہو؟

(iii) تمہیں جانا کہاں ہے؟

(iv) تمہارے آنے کا مقصد کیا ہے؟

(v) تم کر کیا رہے ہو تمہیں کرنا کیا ہے؟

بیعت:

دوستو! اس دور میں ہم دیکھتے ہیں کہ عام پیر فقیر بھی بیعت لیتے نظر آتے ہیں اس لیے یہاں یہ بتادینا بھی لازم ہے کہ دورِ غیبت میں کسی فرد کی بیعت جائز نہیں کیونکہ بیعت صرف محمد رسولﷺ کی یا امام پاک کی ہوتی ہے اور امام مہدی سرکار عجل اللہ فرج الشریف تو پردہ غیبت میں ہیں۔ طریقت و روحانیت میں جو سلسلہ بیعت ہوتا ہے وہ مرشد کریم کی بیعت کا نہیں ہوتا بلکہ محمد رسول اللہﷺ اور امام زمانہ رب الارض کی بیعت مرشد کے ہاتھ پر ہوتی ہے۔

عام مسلمانوں کے لیے یہ حکم ہے کہ وہ روزانہ اپنے زمانہ کے امام، امام مہدی سرکار عجل اللہ فرج الشریف کی بیعت کریں اگر روزانہ نہیں کر سکتے تو ہفتے میں ایک بار اگر ہفتہ میں نہیں کر سکتے تو مہینے میں ایک بار بیعت کرے اور کوئی بد بخت ایک مہینہ میں بھی نہیں کر پایا تو زندگی میں ایک بار ضرور بیعت امام زمانہ عجل اللہ فرج الشریف کرے کیونکہ امام مہدیؑ سرکار کے ساتھ وہی اٹھایا جائے گا جس نے سرکار کی بیعت کی ہوگی یا پھر ان کے نائب کی کیونکہ نائب کی بھی بیعت گویا امام پاک کی بیعت ہوتی ہے۔

طریقہ بیعت:

طریقہ یہ ہے کہ اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے امام زمانہ عجل اللہ فرج الشریف کا دست پاک قرار دیں اور اپنے بائیں ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیں پھر اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھیں اور کہیں:

اللهم هذه بيعت له في عنقي الى يوم القيامه

ترجمہ: اے اللہ جل جلالہ میں اپنے امام زمانہ عجل اللہ فرج الشریف کی بیعت کر رہا ہوں اور یہ بیعت میری گردن میں قیامت تک کے لیے ہے۔

عمومی طور پر جو بیعت ہوتی ہے اس میں بیعت لینے والے کا ہاتھ نیچے ہوتا ہے مگر جب کوئی امام علیہ الصلوٰت والسلام کی بیعت کرتا ہے تو پھر ان کا ہاتھ اوپر ہوتا ہے کیونکہ حضور اکرم ﷺ کی بیعت کا طریقہ یہی تھا۔ تو اس امر پر آیت کی سند بھی موجود ہے کہ جب آپ ﷺ نے بیعت لی اور اصحاب کرامؓ کے ہاتھوں کے اوپر

اپنا دست مبارک رکھا تو آیت نازل ہوئی۔

یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ

ترجمہ: ان کے ہاتھوں کے اوپر اللہ کے حبیب ﷺ کا دست مبارک نہ تھا بلکہ ان کے ہاتھوں پر اللہ کا دست مبارک تھا۔

اگر انسان کو مرشد عطا نہیں ہوا تو بھی بیعت لازم ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ جس کی ایک رات بھی اپنے وقت کے امام زمانہ چاہے مولا علی العظیم ہوں یا پھر شہنشاہ امام حسینؑ یا پھر حبیب کبریا محمد ﷺ یا پھر اس دور کے ہمارے امام مہدی سرکار عجل اللہ فرج الشریف کی بیعت سے خالی گزری وہ جہالت کی موت مر گیا۔ اگر انسان کو پاک ذات مرشد عطا کر دیتے ہیں تو پھر اپنے ہاتھ کو امام پاک کے دست مبارک بنانے کی ضرورت نہیں ہے پھر مرشد کریم کے ہاتھ کو بھی امام پاک کا دست پاک قرار دیں۔

بیعت ارادت:

مرید اور طالب ارادت میں بہت فرق ہوتا ہے۔ مرید وہ ہوتا ہے جو مرشد کریم کی جماعت سے منسلک ہوا اور مرشد پاک سے نسبت رکھتا ہو۔

طالب:

طالب وہ ہوتا ہے جو مرشد پاک سے منسلک ہو فقط کچھ لینے کے لیے طلب دنیا، طلب اولاد وغیرہ اسے طالب کہتے ہیں۔

ارادت:

ارادت ان دونوں سے افضل ہوتا ہے کیونکہ وہ مرشد کریم کے مقصد اور ارادے کو اپنا ارادہ بنالیتا ہے اور خود کو مرشد پاک ہادی برحق کے بالکل سپرد کردیتا ہے اس لیے اسے ارادت مند کہتے ہیں۔ وہ مرشد پاک کو اپنا حاکم اور مالک بنالیتا ہے اور مرشد کریم کے چلانے پر چلتا ہے کوئی قدم بغیر مرشد پاک کی مرضی کے نہ رکھے جیسا کہ ہمارا مرید شاہ بہرام اوکاڑہ سے ہے اور اسی طرح جمیل عباس لاہور سے ہے حقیقی ارادت مند ہیں۔ ان کے لیے مرشد کے بعض احکام یا اپنی ذات میں خود اس کے کچھ کام اگر اس کے نزدیک صحیح نہ بھی معلوم ہوں تو انہیں افعال خضرؑ مثل سمجھے اپنی عقل کا قصور جانے۔ مرشد کی ہر بات کا دل پر اعتراض نہ لائے بغیر ہر بات کو ماننا ہی حقیقی ارادت مند ہے۔

حضرت خضرؑ اور حضرت موسیٰؑ کے سفر کے دوران جو باتیں صادر ہوئی تھیں بظاہر حضرت موسیٰؑ کو جن پر اعتراض تھا پھر جب حضرت خضرؑ نے ان کی وجہ بتاتے تھے تو ظاہر ہو جاتا تھا کہ یہی عین الحق ہے۔ یہی حقیقی بیعت جو حضور ﷺ نے صحابہؓ سے لی ہے۔ حضرت خضرؑ حضرت موسیٰؑ کے مرشد تھے۔

(فتاوی افریقہ ص:۱۴۰)

حضرت عبادہ بن صامتؓ نے فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے ہم سے عہد لیا اور ہم نے آپ ﷺ کے دست پاک پر بیعت کی آپ ﷺ کے احکامات سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ ہماری خوشی ہو یا نہ خوشی ہو۔ خواہ ہماری مشکل ہو خواہ آسانی ہو اور خواہ ہم پر دوسروں کو ترجیح

دی جائے۔

(صحیح بخاری، کتاب الاحکام، باب کیف یبایع الامام الناس رقم رقم ۱۹۹۷، ۲۰۰۷ ج ۴، ص ۴۷۴)

مرشد ہادی کا حکم رسول اکرم ﷺ کا حکم ہے رسول اکرم ﷺ کے حکم میں مجالِ دَم زَدَن نہیں۔

غلامی دا سانوں صلہ مل گیا اے
تسی کی ملے او خدا مل گیا اے

دوستو اس دور میں اپنی بیعت لینے والا شخص خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی ہلاکت میں ڈال رہا ہے۔ اس لیے لازم ہے کہ پہلے شہنشاہ حبیب کبریا محمد مصطفیٰ ﷺ یا پھر اپنے وقت کے امام پاک ﷺ سے دریافت کر لیں کہ میں کسے مرشد بناؤں؟ جب اس کا جواب مل جائے تو پھر اس کی بیعت جائز ہو جاتی ہے کیونکہ پھر بیعت نہ کرنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔

مثال کے طور پر:

آپ ایک ریل گاڑی کو دیکھیں کہ اس کی بوگیوں کو انجن کھینچتا ہے مگر صرف ان بوگیوں کو کھینچتا ہے جنکا اس کے ساتھ ہک لگا ہوا ہوتا ہے۔ اس کا سلسلہ آپ دیکھیں کہ انجن سے ایک بوگی کا ہک لگا ہوا ہوتا ہے۔ پھر دوسری بوگی کا انجن سے نہیں بلکہ پہلی بوگی کے ساتھ ہک لگا ہوا ہوتا ہے اس طرح ایک قطار بن جاتی ہے یہاں بھی اس طرح ہمیں مرشد پاک کے ساتھ اپنا ہک لگانا پڑتا ہے تب ہمیں

امام زمانہ عجل اللہ فرج الشریف کھینچیں گے بصورت دیگر ہم ان کی روحانی کشش اور کھنچاؤ کے عمل سے منسلک نہ ہوسکیں گے لیکن یہ نہیں بھولنا چاہیئے ہمارا ہک تو مرشد کریم سے لگے گا مگر فیوض روحانی امام زمانہ عجل اللہ فرج الشریف ہی سے ملیں گے۔

حدیث مبارکہ میں ہے:

من لا شیخ له، فشیخه الشیطان

ترجمہ: جس کا مرشد نہیں اس کا مرشد شیطان ہے۔

(بحوالہ علوم العارفین)

بیعت کی اقسام:

اول بیعت میں برکت:

یعنی صرف تبرک کے لیے بیعت ہوجانا آج کل عام بیعتیں یہی ہیں۔ وہ بھی نیک نیتوں کی ورنہ بہت سے لوگوں کی بیعت دنیاوی کاموں کے لیے ہوتی ہے۔ بیعت اولاد، بیعت رزق، تجارت بیعت حب دنیا وہ خارج از بحث ہیں۔ یہ بیعت بھی بیکار نہیں ہے پر حقیقی بھی نہیں ہے فقط محبوبان خدا کے غلاموں کے دفتر میں نام لکھا جانا اور ان سے سلسلہ متصل ہوجانا بھی بڑی سعادت ہے۔ حدیث مبارک میں ہے۔

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

ترجمہ: جو جسم جس قوم سے مشابہت اختیار کرے وہ انہیں میں سے ہے۔

(سنن ابوداوٗد، کتاب العباس، باب فی لبس الشہرۃ رقم ۴۰۳۱، ج ۴:ص ۲۶)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقِي بِهِمْ جَلِيسُهُمْ

ترجمہ: کچھ لوگ وہ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بھی بد بخت نہیں رہتا۔

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعا، باب فضل مجالس الذکر رقم ۲۶۸۹، ص ۱۴۴۴ء)

دل بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

(علامہ اقبال)

جسم قلب اور روح کی بیعت:

جسم کی بیعت:

جب جسم کی بیعت مرشد کرتے ہیں تو پھر جسم پر مرشد کے بنا کسی کا حق نہیں اب یہ بات کسی سے ہضم ہونے والی نہیں ہے۔ کیوں کہ ابھی ہم تم سے امتحان لیں تو وہ لوگ جنہوں نے دیدار الٰہی کیا ہے وہ بھی گمراہ ہو جائے گے۔ کیوں کہ جسم کی بیعت کیلئے کوئی بھی قابل نہیں ہے۔ کیونکہ روحانیت کے قانون کے مطابق جب مرشد پاک نے تمہارے جسم کی بیعت لی اب اس جسم پر تیرا بھی حق نہیں تیری بیوی کا حق نہیں تیرے ماں باپ کا حق نہیں، تیرے بچوں کا حق نہیں، دنیا میں کسی بھی انسان کا اس پہ حق نہیں صرف مرشد کا حق ہے۔ مرشد اگر کہے 20 سال چپ کر کے گزار دے تو تمہیں اُف تک کہنے کی اجازت نہیں ہوگی کیوں کہ

اُف کیا بیعت ٹوٹی اور وہیں سب کچھ ختم۔

قلب کی بیعت:

یہ بیعت لطیفہ قلب سے ہے یہ نہ سمجھے تمہارا دل اللہ اللہ کرتا ہے تو بیعت شدہ ہے۔نہیں تیرا صرف ذکر جاری ہوا ذکر قلبی ہے صاحب ایمان ہے قلب کی بیعت اور ہے۔ کیونکہ تمہارا جسم بک گیا وہ تو تیرا ہے ہی نہیں وہ قلب کی بیعت یہ سمجھ لیں یہ عام باتیں نہیں ہیں۔ مجھے اس کی بھی پرواہ نہیں پڑھنے والے کیا فتویٰ دیں گے کیونکہ میں نے میٹھی کھیر پکا کر سامنے رکھ دی جو انسان وہ کھالے گا اور جو کتا ہے وہ زبان مار کر چلا جائے گا۔ پہلے بھی عرض کیا ہے یہ ہیں خاص باتیں تمہاری سمجھ میں نہیں آتی تو انہیں چھوڑ دو۔فتوے لگاؤ جو مرضی کرو کیوں کہ جب بیعت کر لی تو اب تیرے جسم پہ فقط مرشد کا حق ہے اگر مرشد کہے نمازیں چھوڑ دو، ذکر وغیرہ چھوڑ دو بس ہمارے آستانے پر لنگر کی روٹیاں لگاؤ بس تمہارا یہی کام ہے اور یہ مرشد کا حکم منہ سے نکل کر سیدھا مرید کے کانوں میں نہیں جاتا۔ بلکہ مرشد کا یہ حکم سب سے پہلے اللہ کے پاس جاتا ہے پھر امام مہدی سرکار کے پاس جاتا ہے اس سے نمازوں کا نہیں پوچھنا نہ یومِ محشر میں نہ دنیا میں کیونکہ اس کے جسم پر مرشد کا حق ہے وہ چاہے اب اس سے لنگر پاک بنوائے وہ چاہے جھاڑو دلوائے وہ چاہے قرآن پڑھوائے روزے رکھوائے نمازوں میں لگائے اس کی مرضی ہے نا کیوں کہ اب اس کا حق ہے۔

اب آپ کے دل میں یہ سوال پیدا ہو رہا ہوگا کہ اللہ نے تو قرآن میں نماز کا

حکم دیا ہے نماز پڑھو ہاں بالکل فرمایا لیکن جس نے مال خرید لیا تو اس نے بھی اللہ کو پیغام بھیج دیا ہے کہ اس کو میں نے خریدا ہے اس کی نمازیں مجھ سے پوچھنا اگر مرشد کہے کہ جاؤ Job کرو اور پیسے لا کر بس لنگر خانے پہ لگاؤ آپ یہ سوچیں گے کہ یار میرا دماغ خراب ہے میں ادھر تو روحانیت اور صراط مستقیم کا رستہ پانے کیلئے آیا تھا یہ Job ہی کرنی تھی تو میں اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پالتا یہ ہی گمراہی آئے گی نا تمہیں ہاں جب تو Job کر کے اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پالتا تھا تو تیرے اوپر کسی کا وعدہ نہیں تھا کہ تجھے اس Job کے ذریعے اللہ ملے گا لیکن جب مرشد نے تمہیں خرید کر Job پہ لگایا ہے تو اب اس Job کے بدلے تمہیں مولا مہدی سرکار عجل اللہ فرج الشریف ملیں گے ہاں اگر یہ سب تمہیں کوئی کامل مرشد کہے تب تمہیں اللہ ملے گا۔کوئی تو ہو جو ان رازوں کو کھولے اب اس کے پانچ ارکان اسلام اس سے نہیں اس کے مرشد سے پوچھو کیا کیا کیا نہیں کیا مرشد نے تمہاری بیعت قبول کر لی تو اب بس چھٹی ہے تیری اب نہ قبر میں سوال نہ ادھر سوال۔اب تیرے قلب سے بیعت ہے اب وہ چاہے تمہارے دل سے اللہ اللہ کروائے رام رام کروائے یا حق مہدی سرکار العجل العجل کروائے اب اس کی مرضی ہے ناں جب ہم پہلی دفعہ اپنے مرشد کے حضور میں حاضر ہوئے ہوں گے تو انہوں نے ایک درگاہ پر بٹھا دیا اور کہا یہاں رہا کرو لیکن درگاہ میں جگہ نہ ملی سخی شہباز قلندر سرکار کی درگاہ تھی تو میں کونے میں بیٹھ گیا تو 3 گھنٹے ورد کیا ایشور اللہ تیرا نام مہدی بھی تو رام بھی تو رحیم بھی تو اس عمل سے یہ ہوا کہ مجھ سے کہا گیا تو

کسی بھی نام کا ذکر دے دیں نور وہی جائے گا تو لوگوں سے کہا تم وائے گرو پڑھو یا رام پڑھو سب اسی کے نام ہیں۔

کتھے رام داس کتھے فتح محمد

ایہو قدیمی شور، نکل پیا کوئی ہور

لگتا ہے آپ کو میری بات سمجھ میں آ گئی ہوگی جب قلب پر مرشد کی بیعت ہو جاتی ہے تو وہ قلب مرشد کے علاوہ کسی کو نہیں جانتا اب قلب کی بیعت کہتے کس کو ہیں۔جن کو اپنی ذات سے منسلک کرنا ہو ان کو قلب کی بیعت عطا ہوگی۔جیسے کے پوری کائنات میں نبی کریمؐ کی قلب کی بیعت مولا علیؑ کو عطا ہوئی ہے۔اب مولا علیؑ کی شان کیا ہوئی اب مولا علیؑ کی روح اور حضور اکرمؐ کی روح ایک ہو جاتی ہے اکثر جبرائیل وحی لے کر آتے تو جہاں مولا علیؑ اور حضور پاک اکٹھے بیٹھے ہوتے تو جبرائیلؑ کہتا یہاں تو دو محمدؐ بیٹھے ہوئے ہیں۔جبرائیلؑ انہیں پہچان نہ پایا جب وحی لے کر آیا۔حضورؐ کے قلب پر باطن میں پہلے ہی وحی آ جاتی تھی اور ظاہر میں جبرائیلؑ بعد میں لے کر آتا اب حضورؐ کو تو پتا ہے کہ وحی تو پہلے مجھے موصول ہوگئی ہے اب جبرائیلؑ آئے گا تھوڑی دیر میں تو جبرائیلؑ جب آیا تو کھڑا ہو گیا مولا علیؑ کے سامنے اب اس کو تو کوئی فرق معلوم ہی نہیں ہوا تو جبرائیلؑ نے کہا جو اوپر سے اَمر ہے اُس کو اور اس کو ملا لیں تو مولا علیؑ نے جواب دیا کچھ بھی نہیں اُترا تو حضورؐ نے اشارہ کر کے کہا ادھر آؤ جبرائیلؑ محمدؐ میں ہوں۔اب جو پڑھنے والے وہ ذرا غور کریں یہ بات ہم کو کیسے پتہ چلی یہ وہ باطن کا علم ہے جو مرشد عطا کرتا

ہے۔اسی طرح جب مولا علیؑ دیدار الٰہی میں ہوتے تو ہو بہو اللہ جیسے ہو جاتے یہ کمال تھا یہ کمال کیسے تھا حضور پاکؐ نے مولا علیؑ کے جسم کو نہیں لطیفہ قلب کو بیعت کیا تھا جب قلب کو بیعت کیا تھا اب چاہے مولا علیؑ کہو یا محمدؐ کہو ایک ہی بات ہے۔کیونکہ مولا علیؑ کے قلب پر محمدؐ مصطفیٰ کا قبضہ تھا اور حضور اکرمؐ کے قلب پر مولا علیؑ کی محبت کا دونوں ایک ہو گئے۔اس لیے تو فرمایا تھا کہ تیرا گوشت میرا گوشت تیرا جسم میرا جسم تیری روح میری روح تیرا قلب میرا قلب ایک ہے۔

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِی مُوْلَاہُ

ترجمہ: جس کا میں مولا اس کا علیؑ مولا۔

رانجھا رانجھا کردی میں آپے رانجھا ہوئی
سدو نی مینوں دھیدو رانجھا ،ہیر نہ آکھو کوئی
رانجھا میں وچ ،میں رانجھے وچ ،ہور خیال نہ کوئی
جس دے نال میں نیونہہ لگایا، اوہو جیہی ہوئی

روح کی بیعت

روح کی بیعت سرکار اویس قرنیؓ کو ملی۔اب جب روح کو بیعت کر لیا تو روح پر اب اس کا حق ہے جس نے اسے بیعت کر لیا ہے۔اس نے خرید لیا ہے۔اگر میں نے جسم کی بیعت کی اپنے مرشد سے تو میں نے جسم کو بیچ دیا اپنے مرشد کو اور اگر میں نے قلب کی بیعت کی تو میرے نبی نے میرا قلب میرے مرشد کو بیچ دیا اور اگر میں نے روح کی بیعت کی تو میرے رب نے میری روح میرے مرشد کو

بیچ دی اب مرشد کا تعلق ہے اس روح سے کسی اور کا نہیں روح کی بیعت یا تو محمدؐ نے کی یا تو سرکار السید جعفر الزمان نقوی البخاری نے کی تیسرا کوئی نہیں اگر سنا ہوا ہو تو بتاؤ۔

فرمان مالک پاک

1۔ مرشد پر لازم ہے کہ وہ مرید کو سال میں ذاکر قربانی کے درجے تک پہنچا کر فنافی المہدی سرکار عجل اللہ فرج الشریف کی منزل سے مشرف کرے۔
2۔ محروم کر دیا جاتا ہے راہ فقر سے وہ شخص جس کا دل محبت رسول اور اہل بیتؑ سے خالی ہو۔
3۔ ولی اس کو کہتے ہیں جس نے رب کا دیدار کیا ہو اور خدا سے ہمکلام ہو۔ اس کے بغیر ولایت کا دعویٰ جھوٹا ہے۔
4۔ کامیاب ہوا وہ شخص جس کو دو چیزیں ملیں۔

☆ ایسا قلب جو ہمہ وقت اللہ کا ذکر کرے۔

☆ ایسا مرشد کریم جو دور رہ کر بھی خبر گیری کرے۔

الحدیث

لَا فَرْقَ بَیْنَ الْحَیوَانِ وَالْاِنْسَانِ اِلَّا بِالْعِلْمِ وَالْعَقِلO

ترجمہ: حیوان اور انسان میں فرق صرف علم و عقل کا ہے۔

شیطانی رکاوٹ

مگر یہ بات ذہن میں رہے کہ سرکار امام مہدی سرکار عجل اللہ فرج الشریف کی بیعت کرنے کے لیے ایمان کا تحفظ مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق جہنم کی آزادی اور جنت میں داخلے جیسے عظیم منافع موجود ہیں۔ لٰہذا شیطان آپ کو بیعت سے روکنے کی بھرپور کوشش کرے گا۔ آپ کے دل میں خیال آئے گا۔ میں ذرا ماں باپ سے پوچھ لوں۔ دوستوں کا بھی مشورہ لے لوں۔ ذرا نماز کا پابند بن جاؤں۔ ابھی جلدی کیا ہے ذرا بیعت ہونے کے قابل تو ہو جاؤں پھر بیعت ہو جاؤں گا۔ اگر انسان بنا مرشد یا رہبر کے بغیر ٹھیک یا صحیح العقیدہ بنتا ہوتا تو مرشد کی ضرورت کیوں ہوتی ہے۔ کہیں قابل بنتے بنتے موت نہ تمہیں آ سنبھالے لٰہذا مرنے سے پہلے بیعت امام پاک واجب ہے اس میں تاخیر نہ کرے۔

لگن مرشد کریم سے لگا بیٹھے ہیں
اب جو ہوگا دیکھا جائے گا
تمہیں اپنا خدا بنا بیٹھے ہیں
اب جو ہوگا دیکھا جائے گا
ہوں میں جس راہ پر حسنین
کٹھن وہاں پر قدم بڑھانا ہے
میں نے سب تجھ کو سونپ دیا
تجھے ہی پار لگانا ہے مجھے بھی پار لگانا ہے
میں جیئوں یا پھر مروں پھر اب

وہ ہوگا تو جو چاہے گا

کامل مرشد ایسا ہووے جیہڑا دھوبی وانگھوں چھٹے ہو
نال نگاہ دے پاک کریندا، وچ سجی صبون نہ گھتے ہو
میلیاں نوں کردیندا چٹا وچ ذرا میل نہ رکھے ھو
ایسا مرشد ہووے باھو جھڑا لوں لوں دے وچ وسے ھو

آپؒ فرماتے ہیں مرشد کامل کو دھوبی کی طرح ہونا چاہیے جس طرح دھوبی کپڑوں میں میل نہیں چھوڑتا اور میلے کپڑوں کو صاف کر دیتا ہے اسی طرح مرشد کامل اکمل طالب کو ورد وظائف چلہ کشی رنج ریاضت کی مشقت میں مبتلا نہیں کرتا بلکہ اسم اللہ ذات کی راہ دکھا کر اور صرف نگاہ کامل سے تزکیہ نفس کر کے اس کے اندر سے قلبی اور روحانی امراض کا خاتمہ کرتا ہے اور اسے خواہشات دنیا اور نفس سے نجات دلا کر غیر اللہ کی محبت دل سے نکال دیتا ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کے عشق میں غرق کر دیتا ہے۔ ایسا مرشد ہی طالب کی لوں لوں میں بستا ہے۔

اہمیت ادب:

اے متلاشیان راہ سلوک جب آپ کو اللہ جل جلالہ کے خصوصی کرم سے مرشد پاک مل جائے تو اسے پاک ہی سمجھنا ضروری ہے کیونکہ اس نے ہی تو اپنے ارادت مند کی نجاست کو دور کر کے انہیں پاک کرنا ہوتا ہے جب وہ خود پاک نہ ہوگا تمہاری نجاست کو کیسے پاک کرے گا؟ خود سوچیں اگر پانی خود نجس ہو تو کسی

چیز کو کیسے پاک کر سکتا ہے؟ اس لیے راہ سلوک میں پہلا درس ادب کا ہوتا ہے اس لیے ہم بھی ادب پہ روشنی ڈالنا ضروری سمجھتے ہیں۔

ادب کے بارے میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ ادب ظاہر و باطن کی تہذیب ہے اس لیے انسان کو اخلاق میں ادب کو داخل کرنا چاہیے۔ خلق اور خلق میں پیش اور زبر کا فرق ہے اسی لیے ایک اخلاق بنتا ہے اور دوسرے سے ''تخلیق'' انسان اپنی تخلیق میں تبدیلی نہیں کر سکتا لیکن اخلاق کو بدل سکتا ہے۔ یوں سمجھ لیں ادب و اخلاق انسان کے اندر اس طرح ہوتے ہیں جیسے چقماق کے پتھر میں آتش ہوتی ہے یا جیسے کھجور کی گٹھلی میں کھجور کا پیڑ ہوتا ہے دراصل یہ اللہ کی ودیعت ہوتے ہیں مگر انسان کا کام انہیں باہر نکالنا ہے۔

ادب انسان کو آتے آتے آتا ہے اس لیے اس میں ہمیشہ کوشش جاری رکھنا پڑتی ہے کیونکہ انسان کے باطنی قوتوں میں فرق درجات ہوتا ہے اس میں کچھ قوائے باطنی ناقص ہوتے ہیں کچھ کامل ہوتے ہیں اس لیے بعض لوگ جلدی جلدی ادب و اخلاق کو درست کر لیتے ہیں اور بعض کو کافی کوشش کرنا پڑتی ہے اس لیے کسی مرحلے پر کوشش کو ترک نہیں کرنا پڑتا ہے۔

خاموش اے دل بھری محفل میں چلانا نہیں اچھا
ادب، پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

(علامہ اقبال)

انسان کے اندر کا شیطان (نفس امارہ) انسان کی ان اعلیٰ کوششوں کی مخالفت

کرتا ہے مگر انسان کو یہ کوشش جاری رکھنا چاہیے اگر یہ کوشش ترک کر دی جائے تو یہ نفس امارہ کی باگ چھوڑ دینے کے برابر ہے اور نفس کی باگ چھوڑ دینا اپنی ہلاکت میں اس کے ساتھ تعاون کرنے کے برابر ہے اور اپنے قتل میں تعاون بھی خودکشی کے برابر ہوتا ہے اور یہ روحانی خودکشی جسمانی خودکشی سے لاکھوں درجے بدترین اور بڑا جرم ہوتا ہے۔

گمراہ نہ ہوویں

نفس لئی گمراہ نہ ہوویں
ایڈا بے پرواہ نہ ہوویں
شہر بقا دا واسی بن جا
فانی دیس فناہ نہ ہوویں
منزل تینوں واجاں مارے
چھڈ کے راہ گُراہ نہ ہوویں
ہارے باجھوں ہیر نہ ملدی
ایویں دھکے شاہ نہ ہوویں
بے ادبی دی اگ ڈاڈھی ظالم
سڑ کے مول سواہ نہ ہوویں
کیہ ہویا جے اتوں کالا
وچوں یار سیاہ نہ ہوویں

مندے کسب کما کے بندیا
اپنا آپ گواہ نہ ہوویں
شر شرارت نوں ہن چھڈ دے
جھوٹھا وچ درگاہ نہ ہوویں
کنجراں، لچیاں، بے ادبہ دے
شامل مول ویاہ نہ ہوویں
دردی! دنیا دار کمینے
ایہناں دے ہمراہ نہ ہوویں

اس حقیقت کو یاد رکھنا چاہیے کہ انسان اطاعت سے جنت تک جاتا ہے اور ادب سے اللہ تک جاتا ہے اور یہ بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ مسند شاہی کی بے ادبی کرتا ہے دربار کے دروازے تک بھگا دیا جاتا ہے اور جو دروازے کی بے ادبی کرتا ہے اسے اس کے گھر تک مردود کیا جاتا ہے اس لیے عرفاء فرماتے ہیں تارک ادب راندۂ درگاہ ہوتا ہے۔

خدمت کا ادب خدمت سے اعلیٰ ہوتا ہے۔ خدمت بلا ادب چاہے کتنی کثیر ہو گستاخی ہوتی ہے اور ادب کے ساتھ خدمت قلیل بھی حکم کثیر رکھتی ہے اس لیے ادب کا درجہ خدمت سے شروع ہوتا ہے یعنی پہلے خدمت کے آداب معلوم ہونا لازم ہے تب خدمت فائدہ بخش ہے۔

کیونکہ اگر مرشد پاک فرمائیں ہمیں سہارا دے کر اٹھاؤ تو اس صورت میں ان

کی مسند پہ قدم رکھنا پڑے گا جو سوئے ادبی ہے مگر ان کی خدمت کی ضرورت ہے تو ادب ساقط ہو جاتا ہے اور خدمت کو اولیت حاصل ہو جاتی ہے اس پر گفتگو پھر ہوگی۔

دوستو! ادب ہی سے نور علم حاصل ہوتا ہے اور نور علم سے نیت صحیح کا ادراک ہوتا ہے اور نیت صحیح سے عمل صحیح کا حصول ہوتا ہے اور عمل صحیح ہی سے حکمت عطا ہوتی ہے اور حکمت ہی سے زہد پیدا ہوتا ہے اور انسان میں ترک دنیا وآخرت کی رغبت پیدا ہوتی ہے اور ترک آخرت ہی سے طلب مولا و مالک حقیقی جنم لیتی ہے۔ جب یہ طلب پیدا ہوتی ہے تو پھر من طلبنی وجدی کے تحت انسان اپنے مالک مطلق کو پالیتا ہے۔

حسن ادب تب ظاہر ہوتا ہے کہ جب باطن میں ادب چھلک رہا ہو اگر باطن میں ادب نہ ہوگا تو ظاہری ادب مستحسن نہ ہوگا اس لیے ادب باطن میں ہونا ضروری ہے اور اس کا ظاہر ہونا بھی ضروری ہے۔

عرفاء کا فرمان ہے کہ جس نے ادب کو حقیر سمجھا وہ سنتِ نبویؐ سے محروم ہوا جس نے سنت کو ترک کیا وہ فرائض سے محروم ہوا اور جس نے فرائض کو ترک کیا وہ عرفان سے محروم ہو جاتا ہے۔

کیونکہ توحید کیلئے ایمان اشد ضروری ہے اور ایمان کیلئے عرفان اشد ضروری ہے اور عرفان کیلئے ادب بہت ضروری ہے یہ ساری چیزیں ایک دوسرے کے بغیر نہیں ہوسکتیں۔ لگتا ہے اب آپ کو ادب کا مقام سمجھ آ گیا ہوگا کیونکہ ادب کا

Chapter کافی لمبا ہوتا جا رہا ہے بس اب ایک مرید کے لیے مرشد پاک کے آداب واضح کرتے ہیں۔

امیر المؤمنین علیہ الصلوٰات والسلام کا فرمان ہے تم ادب سیکھو چاہے جس کے بیٹے ہی کیوں نہیں۔ یعنی نسب کی پستی کو ادب چھپا لیتا ہے اور نسب کی بلندی بے ادبی کرنے سے فنا ہو جاتی ہے۔

یاد رکھیں:

جتنے فضائل و آداب آپ پڑھیں گے وہ صرف مرشد کامل کے ہیں ورنہ جاہل، بے عمل و بد عقیدہ نام نہاد پیروں کا ان فضائل سے ذرا بھی تعلق نہیں ہے۔

آداب ارادت

جب اللہ جل جلالہ کے کرم سے تمہیں مرشد پاک کا حصول ہو جائے تو پھر تمہیں یہ دیکھنا ہے تمہیں ان کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیے؟

جو آدمی اس رشتے میں ادب سے ناواقف رہتا ہے وہ اس راستے پر چند قدم بھی نہیں چل سکتا اور کسی بے ادبی کی وجہ سے ابدی ہلاکتوں کی گہرائیوں میں جا گرتا ہے اس لیے عرفاء کرام کا مقولہ ہے کہ ''با ادب بامراد بے ادب بے مراد'' یعنی اگر کسی کو کچھ حاصل ہوتا ہے تو بقدر ادب ہی حاصل ہوتا ہے۔ اور بے ادب محروم رہتا ہے اس لیے ایک نو وارد راہِ سلوک آگاہ کرنے کیلئے میں یہاں چند آداب کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

☆ دوستو! یہ بھی یاد رکھیں کہ مرشد حلقہ ارادت میں بقیۃ الرسول ﷺ ہوتا ہے اس لیے اس کی محفل کے اور اس کی ذات کے آداب وہی ہوتے ہیں جو امت میں کسی رسولؑ کے ہوتے ہیں کیونکہ مرشد عالم ربانی ہوتا ہے۔

حضور پاکؐ کا ارشاد پاک ہے:

العلماء امتی کا الانبیاء بنی اسرائیلO

ترجمہ: اور عالم ربانی انبیائے نبی اسرائیل سے افضل ہوتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ نائب ختم الرسلؐ ہوتا ہے اس لیے منیب کی عدم موجودگی میں نائب مقام منیب پر فائز ہوتا ہے اس لیے احکام ادب میں وہ منیب کے پروٹوکول Protocol کا مستحق ہوتا ہے۔

☆ مرشد پاک یادگار رسولؐ ہوتا ہے اس لیے اس کا احترام دو حوالوں سے ہوتا ہے ایک تو یادگار رسولؐ کی حیثیت سے ہوتا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ حدیث شریف میں ہے کہ:

جس نے تمہیں علم حقیقی کا ایک باب بھی تعلیم کیا گویا وہ تمہارا مولا ہے اور مرشد پاک ہزاروں ابواب علوم تعلیم کرتا ہے اس لئے وہ بھی مولا کے مقام پر فائز ہوتا ہے اور اس کا ادب بھی مولا جیسا ہوتا ہے۔

☆ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے ''لا تقدموا بین یدیه'' یعنی شہنشاہ حضور اکرمؐ کے آگے چلنا منع ہے اسی طرح مرشد پاک کے آگے چلنا منع ہے سوائے خطرات کے مواقع کے یعنی آگے چلنے پر خطرہ ہو جیسے جنگ وغیرہ میں تو وہاں ادب یہ ہے

کہ اپنی جان کو خطرے کے سامنے رکھیں۔

☆**لاتقدمو بین یدیه** سے یہ بھی فرمایا گیا ان کے کسی معاملے میں سبقت نہیں کرنا یعنی اگر سب کے ساتھ مرشد پاک کھانا پسند فرمائے تو جب تک وہ آغاز نہ کریں تم بھی کھانے کی طرف ہاتھ نہ بڑھاؤ اس طرح بعض قربانی کے دن شہنشاہ معظم حضور اکرمؐ سے سبقت کر لیتے تھے اور قربانی پہلے کر کے بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتے تھے اس لیے اللہ نے فرمایا کہ کوئی ان سے سبقت نہ کرے۔

☆مرشد کے آداب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کسی بھی معاملے میں اس سے سبقت نہ کی جائے خصوصاً کلام میں جیسا کہ ایک عام محفل میں آدمی کلام کرنے والے کو لقمے دیتا ہے اور باتوں میں گرہ لگاتا رہتا ہے یہ مرشد کی بزم میں سوئے ادبی شمار ہوتی ہے اس لیے یہ حکم ہے کہ مرشد کی محفل میں خاموشی کو لازم رکھیں اور جب تک مرشد حکم کلام نہ فرمائے خاموش رہے۔

☆حسن ادب خاموشی ہے اس لیے کلام میں ابتدا بھی سوئے ادبی شمار ہوتا ہے۔ یعنی قول و فعل میں کسی طرح سبقت نہیں چاہیے۔ خاموشی کا احترام کریں کیونکہ یہ تمام باتوں کی مرشد ہوتی ہے۔

دل دکھانا چھوڑ دیں امام پاک کا
ورنہ اس میں ہے خسارہ آپ کا

اِنَّ الَّـذِیْـنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِتَّقْوٰی ج لَھُمْ مَّغْفِرَۃ'' وَّاَجر'' عِظِیْم''O

(پ ۲۶، سورۃ الحجرات، ۳)

ترجمہ: بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کیلئے پرکھ لیا ہے ان کیلئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

اس آیت مبارکہ کے تحت تفسیر روح البیان صفحہ ٦٦ جلد ۹ میں ہے۔

وَ فی الایة اشارة الی غض الصوت عند الشیح المرشد ایضا لانه الوارث وله الخلافة

ترجمہ: اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ شیخ و مرشد کے پاس بھی آواز پست رکھی جائے کیونکہ مرشد کامل رسول اللہ ﷺ کا وارث اور نائب ہوتا ہے۔

☆ مرشد کریم کی بارگاہ میں جو ان کی محفل میں ہنسی مذاق کرنا ان کے وقار کے پردے کو چاک کرنے کے برابر ہے کیونکہ جب وقار دل پر قائم ہو جاتا ہے تو زبان کہنے سے بند ہو جاتی ہے اور جب وقار دل پر غالب ہوتا ہے تو ارادت مند مرشد کے چہرے پر نگاہ بھی نہیں کر سکتا۔

☆ جب مرشد پاک کا عرفان اور صحبت حاصل ہو جاتی ہے اور اس کے مرتبہ روحانی کا ادراک ہوتا ہے تو اس کا وقار دل پر غالب آ جاتا ہے تو ادب دل پر غالب آ جاتا ہے کیوں کہ ادب سکھایا نہیں جا سکتا ادب تب ہوتا ہے جب مرشد سے عشق ہوتا ہے اور جیسے جیسے محبت میں اضافہ ہوتا ہے ادب میں خود ہی اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

ایک دفعہ کیا ہوا؟

ایک عارف کو بخار تھا مرشد پاک اس کی عیادت کو اس کے کمرے میں تشریف لے گئے تو وہ اتنا گھبرایا کہ پسینے سے شرابور ہو گیا اور اتنا پسینہ آیا کہ اس کا بخار جاتا رہا۔ایک اور عارف کو بخار تھا اور وہ زیارت کیلئے آیا اور اس نے نہ دیکھا انجانے میں اس کا پاؤں مرشد کے رومال پر آ گیا تو اسے اتنی ندامت ہوئی کہ وہ پسینے سے شرابور ہو گیا اور اس کا بخار اتر گیا۔

حسن ادب کی ترجمان عقل ہوتی ہے جتنی عقل ہوگی ادب زیادہ ہوگا اس لئے عرفاء فرماتے ہیں کہ سارے کا سارا فقر ادب میں ہے ہر حال اور ہر مقام کا ادب ہی فقر ہے۔

لاتجھرو الہ بالقول کجھر بعضکم لبعض

کی تفسیر میں عرفاء فرماتے ہیں کہ مرشد کے ساتھ اس طرح کلام نہیں کرنا چاہیے جیسے آپس میں گپ شپ لگاتے ہو اور یہ دل میں مرشد پاک کے وقار کے اٹھ جانے کی علامت ہے۔کیونکہ جب مرشد کا وقار دل میں قرار پکڑتا ہے تو زبان کو کیفیت سکھا دیتا ہے اور جب مرشد کی عظمت دل پر حاکم ہوتی ہے تو زبان کو باادب عبارت اور الفاظ خود تعلیم کرتی ہے۔اگر دل حرمت واحترام وقار سے لبریز نہیں ہوتا تو سب سے پہلے ادب بھول جاتا ہے۔

☆جب دل مال و دولت اور اولادِ ازواج کا لالچی یا گرویدہ ہو جاتا ہے تب ہی زبان سے الٹی سیدھی باتیں نکلتی ہیں اور ان سے بے ادبیاں پھوٹ نکلتی ہیں کیونکہ زبان دل کی ترجمان ہوتی ہے اگر قلب مؤدب و مذہب باتہذیب ادب ہو تو

الفاظ خود بخود مہذب ہو جاتے ہیں۔

☆ تارک ادب محروم ہوتا ہے یعنی جہاں سے بھی عطا کی امید و یقین ہوتا ہے وہاں سے بھی خالی ہاتھ آتا ہے اس لیے حکم دیا جاتا ہے کہ عمل کو نمک اور ادب کو آٹا بناؤ کیونکہ جو ادب کو عادت بناتا ہے وہ مرد مقام پالیتا ہے اور مرد وہی ہوتا ہے جو طالب مولا ہوتا ہے ورنہ طالب عقبیٰ تو مؤنث ہوتا ہے۔

☆ جب آپ کو مالک پاک شہنشاہِ معظم امام زمانہ عجلیا مالک مطلق شہنشاہ معظم حضور اکرمؐ کی طرف سے ایک مرشد عطا ہوتا ہے تو اس کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ یہ ہمیں ان پاک ذواتِ متعالیہؑ نے اپنے عوض عطا فرمایا ہے اور یہ ہمیں امامت و رسالت کے متبادل کے طور پر عطا فرمائے گئے ہیں اور یہی ہمارے امی جیٹ Immediate نبی و امام ہیں ان پر مکمل اعتماد اور بھروسہ کرنا لازم ہوتا ہے اور مرشد پاک کے بارے میں یہی سوچے کہ اگر اس دور میں مسند امامت و نبوت موجود ہوتی تو اسے اس کا کس طرح ادب و احترام کرنا پڑتا یا وہ اس کا کیسا ادب کرنا پسند کرتا؟ بس ویسا ہی مرشد کا ادب کرے یعنی اس کا ادب اس کے متعلقات کا ادب اس کے منسوبات کا ادب اس کے در گھر کا ادب، اس کے سائے کا بھی ادب کرے کہ اس پر بھی قدم نہیں آنا چاہیے۔ رفع حاجت کے وقت اس کے گھر کی طرف رخ نہ کرے اسی طرح خود سوچتا چلا جائے۔

☆ اکثر کیا ہوتا ہے لوگ اپنے مرشد پاک کی حرکات شکل اشکال یا طریقے کار کو مختلف پیروں کے ساتھ تشبیہ دے دیتے ہیں مطلب کہ سرکار آپ کا چہرہ مبارک

اس پیر سے ملتا ہے وہ پیر بھی آپ کی طرح نیک تھا وغیرہ وغیرہ کیوں کہ ایسا کرنے سے مرشد پاک کی صحبت پاک نہیں رہتی اوران کا کلام وفیض انسان کے اندر نفوذ نہیں کرتا جس نے مرشد کو یکتا جانا اسی نے الوہیت کے فضل کو پایا۔اس لئے عرفاء فرماتے ہیں کہ جس نے مرشد پر کسی کو فوقیت دی اس نے عروۃ الوثقیٰ کو توڑ دیا ہے۔

☆ مرشد سے اگر کوئی سرگوشی کرنا ہو تو پہلے صدقہ دے اس کے بعد سرگوشی کرے کیونکہ یہ حضور اکرمؐ کے نائب ہیں۔

☆ مرشد پاک کی کراہت کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے یعنی وہ اگر کسی چیز کے بارے میں معمولی سی ناپسندیدگی کا اظہار کریں یعنی وہ اس چیز کو پسند نہ فرمائیں تو اسے ارادت مند حرام کی حد تک سمجھے۔

☆ جس شخص میں ادب کو قبول کرنے کی صلاحیت پیدا ہونا شروع ہو تو اسے سمجھ لینا چاہیے کہ اسے توفیق خیر ملنا شروع ہوگئی ہے۔

تیرے ہاتھ میں نے ہاتھ دیا ہے
تیرے ہاتھ ہے لاج یا جعفر الزماں

ناکام مرید:

مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے مرشد کو کبھی لفظ ''کیوں'' نہ کہے کیونکہ تمام عرفاء

نے اتفاق کیا ہے جس نے اپنے مرشد کو ''کیوں'' کہا وہ راہِ حقیقت میں کامیاب نہ ہوگا۔

دھتکارا ہوا

جو ارادت اپنے نفس کو یعنی اپنی خواہش کو اپنے مرشد اپنے ہم عقیدہ یعنی ہم سلسلہ جماعت کے بھائیوں کی محبت سے زیادہ ترجیح دینا شروع ہو جائے تو سمجھ جائے وہ امام پاک کی بارگاہ سے دھتکارا جا رہا ہے۔

بھٹکا ہوا مرید:

کیوں کہ اکثر لوگ مرشد پاک کی صحبت میں رہتے ہیں جب راہ حقیقت پر چلنا شروع ہو جاتے ہیں تو پھر اچانک انہیں ان کا نفس بھٹکا دیتا ہے کہ تم یہ مرشد کے بناء بھی امام مہدی سرکار تک پہنچ سکتے ہو کیوں کہ مالک پاک فرماتے ہیں جس شخص نے بغیر مرشد پاک ہادی کے کمال کا ارادہ کیا تو وہ مقصود کے راستے سے بھٹک گیا کیونکہ میوہ اپنی گٹھلی کے وجود کے بغیر جو کہ اس کا اصل ہے کبھی کامل نہیں ہوگا۔ تو مرید بھی اس طرح اپنے مرشد کے وجود کے بغیر کبھی کامل نہ ہوگا۔

حسد کی نحوست

مرید پر لازم ہے کہ جب اس کا مرشد اس کے پیر بھائیوں میں سے کسی ایک کو اس سے آگے بڑھا دے (یا کوئی منصب عطا کرے) تو پھر واجب وہ اس کی تعظیم کرے کیوں کہ اکثر لوگ حسد کی نحوست میں آ جاتے ہیں اور مرشد کی نظروں میں بھی گر جاتے ہیں جی سرکار تو اسے زیادہ عزت دیتے ہیں ہر بات اس سے

کرتے ہیں۔ ہر بات اس سے پوچھتے ہیں وہ تو ہم سے بعد میں آیا تھا۔اس کو تو میں نے ملوایا تھا سرکار سے لیکن آج وہ ہم سے بھی آگے ہے اسے ملوانا ہی نہیں تھا۔لعنت ہے ان لوگوں پر جو اس طرح کا گمان کرتے ہیں اپنے مرشد یا اس مرید کے بارے میں تو بھائی تم بھی اس قابل ہو جاؤ تو ویسے بھی مالک کی مرضی ہوتی ہے جسے چاہے قریب کرے جسے چاہے دور رکھے کیوں کہ تمہیں مرشد خریدتا ہے اور خریدے ہوئے غلام فقط اطاعت بجالاتے ہیں چاہے اس میں ان کی خوشی ہو یا نہ خوشی ہو۔ بلکہ جسے منصب عطا کرے مرشد پاک تو سب پہ لازم ہے تم سب اس کی اطاعت اور ادب کرو کیوں کہ مرشد پاک بنا مقصد اور مصلحت کے کام نہیں کرتے یقیناً اس میں امام مہدی سرکار کی مرضی ہوگی کیوں کہ مرشد تو اپنی مرضی سے کوئی کام کرتے ہی نہیں ہیں اور خدارا حسد ہرگز نہ کرے ورنہ تم بہت نقصان اٹھاؤ گے ہر جہاں میں۔

اطاعت کی برکت:

اگر کسی مرید کا یہ ارادہ ہے کہ وہ اپنے پیر بھائیوں سے آگے بڑھ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے مرشد کی خوب اطاعت کرے اور اپنے آپ کو ایسی صفات سے آراستہ کرے جن سے مرشد خوش ہوتے ہوں اور اس وقت مرشد بھی اسے اسی پیر بھائی کی طرح دوسرے پیر بھائیوں سے آگے بڑھا دیں گے۔ کیوں کہ مرشد تو مریدوں کا حاکم اور ان کے درمیان عدل کرنے والا ہوتا ہے اور بہت کم

ہے کہ کوئی مرید اس مرض سے بچ جائے۔ مولا امام مہدی سرکار عجل اللہ فرج الشریف اپنی پناہ میں رکھے۔

دائمی عزت:

جب تو نے جان لیا کہ تیرا مرشد اللہ تعالیٰ کو جانتا ہے اور امام مہدی سرکار عجل اللہ فرج الشریف کے رابطے میں ہے اور وہ تیرے رب کے درمیان واسطہ اور ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے امام مہدی سرکار عجل اللہ فرج الشریف تیری طرف متوجہ ہوتے ہیں تو پھر مرشد کے ہر فعل کو فعل امام پاک اور ہر فرمان کو فرمان مصطفیؐ سمجھا جاتا ہے پھر اس میں شک نہ کرے بلکہ اطاعت مرشد کو لازم کر لے ان شاء اللہ دائمی عزت پا جائے گا۔

مرشد سے دور:

جس مرید نے یہ گمان کیا کہ اس کا مرشد اس کے اسرار یعنی رازوں اور عیبوں سے واقف نہیں ہے تو وہ مرید اپنے مرشد کریم سے بہت دور ہے۔ اگر چہ دن رات مرشد کے ساتھ ہی کیوں نہ رہے۔

مرشد کے دشمن:

ہر وہ بندہ تیرا دشمن ہے جو تمہارے مرشد کا دشمن ہے اور ان لوگوں سے ہمیشہ دور رہنا چاہیے کیونکہ وہ تجھے تیرے مرشد کے بارے میں بدگمان کرنے کی کوشش کریں گے اور تجھے تیرے مولا پاک کی راہ سے دور کر دیں گے۔ سب سے بڑا دشمن وہ ہے جو نیک مقصد کا دشمن ہے وہ یقیناً امام مہدیؑ سرکار کا دشمن ہے اور

دجال کا دوست ہے۔

رضائے الٰہی عزوجل:

اللہ تعالیٰ کی راہ دکھانے والا تیرا مرشد ایک ایسی آنکھ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ تیری طرف لطف اور رحمت سے دیکھتا ہے اور ایک ایسا منہ ہے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ تیری طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس کی رضا سے راضی ہوتا ہے اور اس کی ناراضگی سے ناراض ہوتا ہے پس اے مرید تو اس بات کو جان لے اور مرشد کی اطاعت کو لازم کر لے۔

کرامت کی طلب:

اے مرید! تو اپنے مرشد سے کرامت طلب کرنے سے بچ۔

الہام مرشد:

مرشد اپنے ارادت مندوں میں امین الہام ہوتا ہے جیسے جناب جبرائیلؑ امین وحی ہوتے تھے اور وہ اپنی وحی میں جس طرح خیانت کے مرتکب نہیں ہوتے تھے اسی طرح مرشد اپنے الہام میں خیانت کا ارتکاب نہیں کرتا اب اسی بات سے سمجھیں کہ حضور اکرمؐ جب ''ما ینطق عن الھوی'' کے مصداق تھے اور ہوائے نفسی سے کلام نہیں فرماتے تھے تو ان کے نائب کیسے ہوائے نفسی کے ماتحت کلام فرمائے گا؟ کیونکہ یہ ظاہر اور باطن میں مقتدی رسول ہوتا ہے۔

☆مرشد کے کلام میں ''ہویٰ'' کا شائبہ تک نہ آنے دو یعنی یہ گمان بھی نہ کرو کہ مرشد اپنی خواہش نفس کے تحت کلام فرما رہے ہیں (نعوذ باللہ) بلکہ یہ سمجھو یہ مالک کائنات کی رضا میں کلام فرما رہے کیونکہ اسی مالک پاک نے تو تمہیں یہ عطا فرمائے ہیں اس لیے حکم ہے کہ مرشد پاک کے کلام کے دوران مسلسل خالق سے توفیق ہدایت وعرفان طلب کرتے رہو۔

ان کو ہم سے ہے محبت کہ نہیں کیوں پوچھیں
ہم کو ان سے ہے بہت پیار بتا دو انہیں

☆ایک اور اہم بات بھی عرض کرتا چلوں وہ یہ ہے کہ ایک طالب مولیٰ کیلئے لازم ہے کہ وہ اپنی ذات کیلئے کچھ بھی طلب نہ کرے بلکہ اپنی خواہش کو قربان کر کے اپنے مرشد پاک کیلئے طلب کرے اس میں حسن ارادت کا جوہر کامل ہے۔

یہ دو طرح سے ہوتا ہے:

ایک تو یہ ہے کہ اپنے تذکیات وریاضت کا جو ثمر اللہ جل جلالہ سے عطا ہوا سے مرشد کی جھولی میں ڈالتا جائے یعنی اپنے لیے جزا طلب نہ کرے مرشد پاک کیلئے کرے جیسا کسی نے کہا ہے:

''ساڈھے حصے دیاں خوشیاں اللہ بھانویں تیڈے گھر بار کو ملن''

دوسرا یہ ہوتا ہے کہ جو بات اس کے مقام علو کی نشاندہی کرے اسے اپنی طرف منسوب نہ کرے جیسا کہ شہنشاہ کائنات حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے ہمیں زمین و آسمان کے خزائن دکھائے یہ نہیں فرمایا کہ ہم نے دیکھے

حالانکہ انہوں نے یہ خزائن خود مشاہدہ فرمائے تھے مگر مقام ادب کو واضح کرنے کیلئے فرمایا کہ اللہ نے دکھائے اسی طرح ایک طالب کیلئے لازم ہے کہ وہ اپنے مکاشفات کا جب بیان کرے تو انہیں اپنی طرف نسبت نہ دے بلکہ مرشد پاک کی طرف نسبت دے کہ یہ انہوں نے مکاشفات کروائے ہیں۔

خاندان علیھم الصلوٰات والسلام کا یہ یہی دستور تھا کہ جب علم غیب میں کسی کو مطلع فرماتے تھے تو یہ نہیں فرماتے تھے یہ ہم جانتے ہیں بلکہ فرماتے ہمیں ہمارے محبوب حقیقی حضور اکرمؐ نے اس کی خبر دی ہے۔ یہ اسلوب بیاں ہی ادب ہے کہ حضور اکرمؐ اپنے افعال عالیہ کو اللہ سے منسوب فرماتے ہیں اور ان کی آل اپنے کرامات و معجزات کو حضور اکرمؐ کی طرف نسبت دیتی ہے یہی حد ادب ہے۔

بزم مرشد:

مرشد پاک کی بزم میں اس طرح بیٹھنا چاہیے جیسے ایک مچھلی کا شکاری دریا کے کنارے خاموشی سے کانٹا لگا کر بیٹھا ہوتا ہے کہ جونہی مچھلی آئے وہ فوراً پکڑ لے اس طرح مرشد کی بزم میں رزقِ علم وعرفان کیلئے ہمہ وقت تیار رہے ذرا سی غفلت سے کسی بڑے کرم سے محروم ہو جائے گا۔

عرفاء کا فرمان ہے معرفت اور حکمت وہ بے نیاز حقیقتیں ہیں کہ جو کسی ذہن کے بند دروازے پر دستک دینے کی زحمت تک گوارا نہیں کرتیں اگر ذہن کا دروازہ کھلا پاتی ہیں تو اس میں داخل ہو جاتی ہیں ورنہ باہر ہی سے بلا دستک دیئے چلی جاتی ہیں۔

مرشد پاک کی طرف پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھنا چاہیے اور بزم میں جب بیٹھے ہوں تو مرشد سے کلام کرنے کیلئے پہلے اجازت طلب کرے پھر اپنی باری کا انتظار رکھیں اور اگر مرشد بھری بزم میں کوئی ایسی بات کریں جو تمہارے نزدیک ناگوار گزرے تو دل میں ان کیلئے کوئی گمان نہ لاؤ کیونکہ وہ ہمیشہ حق پر ہوتے ہیں اور تمہیں سمجھانے اور سدھارنے کیلئے سختی کا بھی مظاہرہ کرنا پڑتا ہے۔ جیسے مریض کیلئے میٹھی چیزوں کی نہیں کڑوی دوائیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مرشد پاک کے سامنے لفظ نہیں اور کیوں کہا وہ کبھی فلاح نہ پائے گا۔

☆مرشد پاک کی مجلس میں کثرت سوالات سے اجتناب کریں کیونکہ زیادہ سوالات کرنے والا تکلیف مالا یطاق میں گرفتار ہوجاتا ہے اور بنی اسرائیل کی طرح ایسی اطاعت پر مامور ہوجاتا ہے کہ جو اس کے بس کا روگ نہیں ہوتی اس لیے ان کی مجلس میں خاموشی کو لازم قرار دے اور اس حقیقت کو یاد رکھے کہ مجلس میں مجلس سے زیادہ خوشگوار محبوب کا دیدار ہوتا ہے بس اسی پر اکتفی کرے۔

زیارت مرشد

اگر آپ مرشد کریم کی زیارت کے لئے آئیں تو ان کے باہر تشریف لانے کا انتظار کریں اور انہیں باہر نہ بلائیں وہ جب تک خلوت گاہ میں رہیں اس میں مداخلت نہ کریں اگر آپ کو زیارت کا شرف ہوجائے تو جب تک وہاں بیٹھے دل ہی دل مرشد پاک کیلئے دعا کرتے رہے اور لبوں پر درود پاک کا ذکر جاری رکھیں۔

دعوت مرشد

اگر آپ مرشد کو اپنے گھر آنے کی دعوت دیتے تو وہ اپنا کرم فرما کر اس دعوت کو قبول کرتے ہیں تو آپ پر لازم ہے گھر کی صفائی ہو اور جہاں جس جگہ مرشد پاک کو بٹھانا ہو وہاں جگہ صاف ہو چار پائی ہو بیڈ یا پھر کرسی وغیرہ ہو شرط یہ ہے کہ وہ پاک ہو۔ کھانے کیلئے مرشد پاک کے برتن گھر سے علیحدہ ہوں سونے کیلئے بستر کمبل رضائی یا چادر وغیرہ موسم کی مناسبت ہے جو بھی ہو وہ بس ان کے استعمال کیلئے ہو۔ ان کے نہانے کے لئے صابن اور چہرہ و ہاتھ صاف کرنے کیلئے تولیہ بھی الگ ہو اور جب مرشد پاک چلے جائیں تو پھر ان کے استعمال کی چیزوں کو سنبھال کے رکھ دینا چاہیے کیوں کہ وہ نائب نبی و امام پاک کی چیزیں ہوتی ہیں اس لیے آپ پر ان کا استعمال جائز نہیں ہے اور کھانے میں رزق حلال پیش کریں اور کوشش کریں کہ ان کیلئے باوضو ہو کر کھانا بنائیں۔

☆ مقامات عبادت میں جہاں مرشد پاک کا سجادہ بچھایا گیا ہو وہاں اپنا سجادہ بچھانا و ران کی جلوہ گاہ میں جہاں ان کی مسند لگائی جاتی ہو وہاں اپنی مسند بچھانا ترک ادب میں شمار ہوتا ہے اور ایک طالب حق کی اسی شان بھی ہوتی ہے کہ خدمت کیلئے جملہ چیزوں سے انقطاع کرے حتیٰ کہ جان و مال اور اولاد سے بھی ہاتھ اٹھانا پڑے تو انہیں بھی ترک کر دینا حسن ارادت اور شانِ مرشد شناسی ہے۔

کلام مرشد پاک

مرشد پاک کے کلام کو شہنشاہ معظم امام مہدی سرکار عجل اللہ فرج الشریف کی

طرف سے ایک سلسلہ الہام سمجھیں کیونکہ وہ جب مصروف ہدایت ہوتے ہیں تو خود انہیں بھی معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کیا کلام فرمارہے ہیں بلکہ وہ بھی اس الہام کے اسی طرح سامع ہوتے ہیں جیسے دیگر لوگ سن رہے ہوتے ہیں۔آپ دیکھیں جب کوئی غوطہ خور سمندر سے موتی نکالتا ہے تو وہ جب ساحل والوں کو وہ موتی دکھاتا ہے تو وہ بھی اسے دیکھنے میں دوسروں میں شامل ہوتا ہے کیونکہ جو موتی نکلتا ہے وہ نکالنے والا بھی اسے پہلی مرتبہ ہی دیکھ رہا ہوتا ہے اسی طرح مرشد خود کلام فرمارہا ہوتا ہے مگر وہ خود بھی اسے پہلی بار سن رہا ہوتا ہے کیونکہ یہ شہنشاہ معظم امام مہدی سرکار عجل اللہ فرج الشریف کے خزانہ ہائے عرفان سے انہیں بھی مل رہا ہوتا ہے۔

باادب بامراد بےادب بےمراد

ہم کوئی راہ کا پتھر تو نہیں جو تم
ٹھوکریں مار کے رستے سے ہٹا دو گے ہمیں
اپنی شہ رگ سے بھی نکلی گی حق ہے مرشد
ظالموں اگر تہہ خنجر بھی لٹا دو گے ہمیں

عشق ومحبت مرشد:

نبی پاک حضرت محمدؐ نے فرمایا تھا میں جس کا مولا ہوں علیؑ بھی اس کا مولا ہے۔یہ مرتبہ ہے مرشد کی طرف جس طرح میں مرشد ہوں میں نے مولا علیؑ کو مرشد بنایا ہے اگلی نسلوں کے لئے جس کا میں مرشد ہوں مولا علیؑ بھی اس کا مرشد

ہے۔ پھر فرمایا مولا علیؑ کو مرشد کے مقام پر فائز کرکے مولا علیؑ کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے کیونکہ جب انسان کو مرشد سے محبت ہوتی ہے تو پھر بندہ مرشد، رب سب ایک ہی جگہ ایک ہی سانچے میں دیکھائی دیتے ہیں اور مرشد سے اس وقت تک محبت نہیں ہوسکتی جب تک مرشد کا دشمن تمہارے اندر ہے جس کا نام نفس ہے جب تک تم اس نفس کے تابع ہو تب تک مرشد سے محبت نہیں ہوسکتی ہے۔ اور جب تک قلب پاک صاف اور زندہ و جاوید نہ ہو جائے تب تک مرشد قلب میں نہیں آسکتے کیوں کہ جب تک خدا کے گھر کعبہ میں بت تھے تب تک وہاں عبادت نہ تھی پہلے اپنے قلب جو مقام مرشد ہوتا ہے اسے بھی بتوں سے پاک کرنا ہوگا۔ کیوں کہ محبت بہت خطرناک چیز ہے انا پرست ہے متکبر ہے اپنے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں ہونی دیتی تلوار سے بھی زیادہ تیز ہے کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔ سارے خواب سکون تو ابلیس سے بھی زیادہ گمراہ کن ہے محبت یہ بڑی خطرناک چیز ہے اس لئے ضروری کہا گیا ہے محبت کے اصول کیلئے بندہ اپنے اندر سے میں کو نکال دے اور صرف تُو ہو جائے۔ تیرا تجھ میں کچھ نہ رہا سب اس کا ہو جائے کیوں کہ Blood cell body چاہیے اور روح کو Love cell چاہیے۔

ایہہ تن میرا چشماں ہووے تے میں مرشد ویکھ نہ رجاں ھو
لوں لوں دے مُڈھ لکھ لکھ چشماں ہک کھولاں تے ہک کجاں ھو
اتنا ڈٹھیاں مینوں صبر ناں آوے ہور کِندے ول بھجاں ھو
مرشد دا دیدار ہے باھُوؒ لکھ کروڑاں حجاں ھو

ترجمہ: کاش میرا سارا جسم آنکھ بن جائے تا کہ وہ ہر لحہ مرشد کا دیدار کرتا رہے۔
بلکہ یہ بھی کم ہے بلکہ میری تو خواہش ہے کہ میرے جسم کے روئیں روئیں میں لاکھ لاکھ آنکھیں ہوں تا کہ آنکھ جھپکتے وقت لحہ بھر کیلئے کچھ آنکھیں بند بھی ہو جائیں تو میں باقی کھلی ہوئی آنکھوں سے مرشد کے دیدار میں محو رہوں۔اتنی آنکھوں سے دیدار کرنے کے باوجود بھی میری طلب اور خواہش کم نہیں ہوتی۔ بے قراری اور بے چینی بڑھتی چلی جاتی ہے۔کیونکہ مرشد کا دیدار میرے لیے کروڑ ہا حج کے برابر ہے اللہ کرے یہ حج ہمیشہ مجھے نصیب رہے۔

جتھے رتی عشق وکاوے اوتھے مناں ایمان دویوے ھو
کتب کتاباں ورد وظیفے اوتر چا کجیوے ھو
باہجھوں مرشد کچھ نہ حاصل توڑے راتیں جاگ پڑھیوے ھو
مریئے مرن تھیں اگے باھو تاں رب حاصل تھیوے ھو

ترجمہ: اے طالب! اگر تو تمام زندگی شب بیداری اور ورد وظائف میں گزار دے لیکن مرشد کامل کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوگا ہاں اگر تمام مال ومتاع تمام علوم جو تم نے حاصل کیے اور تمام عبادات اور وظائف کا ثواب دے کر ایک رتی عشق کی کہیں سے ملتی ہو تو لینے میں دیر نہیں کرنی چاہیے یاد رکھ بغیر زندگی کی بازی لگائے معرفت حق تعالیٰ حاصل نہیں ہوتی اور محبت یہ نہیں ہے کہ ایک کو ہو اور دوسرے کو نہ ہو یعنی مرشد کرے اور مرید نہ کرے اور مرید کرے اور مرشد دھیان نہ دے کیوں ایک طرفہ محبت تو تباہی اور ذلت ہے اگر دونوں طرف سے ہوگی تو

پھران کے درمیان جو برائی ہے وہ اسکور کرتی رہے گی سچی محبت اسے کہا جاتا ہے جو دونوں سے ہو۔ وہ تجھ سے محبت کرے تو اس سے کرے۔ وہ تیرا حبیب تو اس کا حبیب، وہ تیرا محبوب تو اس کا محبوب، محبت اگر ایک طرفہ ہو تو سزا ہے دو طرفہ ہو تو مزہ ہے ہوسکتا آپ کو یہ میری باتیں پسند نہ آئیں بڑی عجیب لگیں لیکن حقیقت یہی جو بیان کر رہے ہیں کیوں کہ ہم تھوڑا اس لئے Close کر کے لکھ رہے ہیں Chapter لمبے ہوتے جا رہے ہیں اور کتاب کی وسعت بھی بڑھتی جا رہی ہے محبت یہ بھی ایک خصوصی ناول کا کام ہو رہا ہے سب کچھ آپ کیلئے لکھتے ہیں Topic پر فقط آپ کے لئے لکھیں گے آپ میں صرف جاہل نہ ہوں اہل معرفت وعرفان کیلئے لکھیں گے۔

خدا ہم کو ایسی خدائی نہ دے
اپنے سوا کچھ دکھائی نہ دے
اور خدا ایسے احساسات کا نام ہے
رہے سامنے اور دکھائی نہ دے

مرشد سے تعلق اور شیطان کی دشمنی

یہ فقیروں کا دامن ہاتھوں میں نہیں ہوتا نہ وہ ہاتھ پکڑتے ہیں ان کا دامن تو دامن دل ہے۔ دیکھو بھائی بندے کے پاس جتنا پیسہ ہوگا اتنا ہی وہ امیر ہوگا۔ گاڑی میں جتنا پٹرول زیادہ ہوگا اتنی دور جائے گی۔ دل میں جتنا نور ہوگا اتنا ہی رب کے قریب جائے گا۔ کیوں کہ اگر آپ چاہتے کبھی بھی مرشد سے دامن نہ

چھوٹے دامن کو تھامے رہے۔اوراس بات کی یقین دہانی کا مرشد کے یا میرے ہاتھوں سے دامن چھوٹ نہ جائے کیوں یہ دامن کو تھامنا اپنے ہاتھوں سے تھامنا نہیں بلکہ اپنے دل سے اس کے دل کو جوڑنا ہے۔جس طرح تمہاری کوئی قیمتی چیز ہے اور تمہارے ذہن میں ہے یہ چوری نہ ہوجائے اس لیے تم اس کا ایسا بندوبست کرتے ہو کہ وہ چوری نہ ہوجائے تالا لگاتے ہو رکھوالی کرتے ہو گھر کے باہر کیمرے لگاتے ہو۔بہت محنت کرتے ہو تا کہ وہ چیز چوری نہ ہو جائے اسی طرح دل کی بھی حفاظت کرو، روحانیت کی پوری تعلیمات میں رب کے پورے راستے میں طریقت میں یہ بات آپ دلوں پہ لکھ لیں سب سے زیادہ جو اہم چیز ہے وہ مرشد سے تعلق ہے۔ذکر وعبادات سے اہم جو ہے وہ مرشد سے تعلق ہے۔کیوں کہ دریا کو عبور کرنے کیلئے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جانے کیلئے پلBridge بنایا جاتا ہے تا کہ انسان دریا عبور کر سکے کہیں ڈوب نہ جائے۔اسی طرح خود سے مرشداور مرشد سے خدا تک جو پل ہے وہ مرشد سے تعلق ہے۔کیوں کہ اللہ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ شیطان تیراازلی دشمن ہے۔ اب وہ کیا کرے گا اگر میری بات آپ کی سمجھ میں آ گئی تو سن لو آپ بیٹھے بیٹھے ولی بن جاؤ گے سمجھ میں تب آتی ہے جب دل مطمئن ہو ہاں یہ ٹھیک ہے بس یہی کرنا ہے دماغ کو سمجھ آئے اور دل کو سمجھ نہ آئے تو بیکار ہے اب ہم بات کر رہے ہیں کہ سیطان کی دشمنی کیا ہے۔شیطان کی دشمنی ان لوگوں سے ہوتی ہے جو رب کے راستے پر چل رہے ہوں اوران کا قلب منور ہو گیا مرشد کے دل کی تاراس کے دل

سے جڑ گئی ہو مرشد کے قلب سے نور نکل کر اس کے دل میں آ رہا ہو یہی Bridge پل ہے۔ بندے اور اللہ کے بیچ میں جو پل ہے وہ مرشد سے تعلق ہے۔ اب شیطان نے دشمنی بھی تو نکالنی ہے اب وہ کیا کرے گا کہ مثال کے طور پر شاہ بہرام کا دل اللہ اللہ میں لگا ہوا ہے اور مرشد سے دل کی تار جڑی ہوئی ہے اب شیطان اسے غلط کاموں میں لگا دے گا عورتوں کے پیچھے بھاگنے لگا جوا کھیلنے لگا شراب پینے لگا اور ہر بُرے کام میں مبتلا ہو گیا۔ وہ جو دل اللہ اللہ کر رہا ہے وہ گناہوں کو جلاتا رہے گا کیوں کے اس کے دل کا سارا نوران گناہوں کو جلانے میں لگ بھی جائے۔ مرشد کے دل سے جو نور آ رہا ہے وہ پھر اس کے دل کو بھر دے گا۔ کیوں کہ آپس میں تار جڑی ہوئی تو اس راستے پر تو شیطان کبھی کامیاب ہی نہیں ہوگا۔ تجھے غلط کاموں میں لگا دے روزہ چھڑوا دے گا نماز سے روک لے گا پھر جو مرشد کے دل سے تار آ رہی ہے وہ ان سب عبادات کے نور بھر دے گی تو اس سے تو کوئی نقصان ہی نہیں ہوا ور شیطان کا یہ بھی پلان Flop ہو جائے گا کیونکہ اسے پتہ ہے مرشد کے دل سے جو نور آ رہا ہے اس Plane کے دل تک وہ سب گناہوں کو جلاتے رہے گا تو اب شیطان Plane B سوچے گا کہ مرشد کے دل سے جو تار اس کے دل میں آ رہی ہے کسی بھی طریقے سے اس تار کو کاٹ دو کیوں کہ نور آنا بند ہو جائے اور اس کا ایمان کمزور ہو وسوسوں کے ذریعے بدگمان ہو جائے اور رک جائے اور مرشد کے خلاف کچھ بول دے اور اللہ کی بارگاہ میں رد ہو جائے اور دھتکارا جائے یہ طریقہ ہے شیطان کا گمراہ

کرنے کیلئے کیوں کہ یہاں لوگ کردار دیکھتے ہیں مثلاً داڑھی نہیں ۔او بھائی شیطان داڑھی کے ساتھ لٹکے گا تمہیں قرآن کا مغز تو سمجھ میں آنہیں رہا حافظ قرآن بن گئے ہو۔ جب تک تم اپنے دشمن کی چالوں سے واقف نہیں ہو گے تو اس سے لڑو گے کیسے۔اب تم شیخ اسلام ہو مولانا ہو کوئی بھی پہلے یہ تو بتاؤ تم شیطان وابلیس کی چالوں سے واقف ہو کہ وہ تم سے دشمنی کیسے نبھائے گا کہاں سے وار کرے گا نہیں پتہ۔تمہارے نزدیک تو بس یہ شیطانی ہے کہ شراب پینا، زنا کرنا، جھوٹ بولنا وغیرہ او جاہل روحانیت تو یہ کہہ رہی ہے یہ تو دل کا نوران سب کو کاٹ دے گا کیوں کہ ان کے کرنے کے بعد تیرا ایمان ہے کہ اللہ ہے اہلبیت مگر ایمان کی تباہی کا سبب فقط مرشد سے تعلق ٹوٹنے سے ہے اب یہاں آپ کے ذہن میں آیا ہوگا کہ مرشد ہی تعلق نہ توڑے۔ ارے مرشد کہاں تعلق توڑے گا۔مرشد تعلق توڑتا ہی نہیں آپ نے بات کو سمجھا ہی نہیں اگر مرشد تعلق توڑنے پر آمادہ ہو تو وہ تعلق جوڑے ہی کیوں۔ اس کو تو پتہ ہم تو گندے مندے بندے سے لوگ ہیں پتا تھا نا مرشد کو اس کے باوجود بھی اس نے تعلق جوڑا ہے نا پتا چلا کہ مرشد تیرے میرے گناہ سے نہیں پریشان اور نہ ہی وہ تعلق توڑے گا کیوں کہ جس وقت مرشد نے تعلق جوڑا تھا اس وقت بھی ہم گنہگار تھے۔ان گناہوں سے تعلق نہیں ٹوٹتا یہ شیطان ہے جو تیرے اور مرشد کے تعلق میں رخنہ ڈالنے کی Planning کرتا ہے ویسے ابلیس میں طاقت نہیں تیرے اور جو مرشد کے درمیان نور کی جو تار ہے کاٹ دے وہ نہیں کاٹ سکتا اور جب وہ کاٹ ہی نہیں سکتا

حربہ استعمال کرے گا۔ وہ صرف ایک کام کرے جو سب کچھ کو تباہ کردے گا اور تعلق ٹوٹنے کی شروعات یہاں سے ہوتی ہیں جب تو اس راستہ پر چلا تب تیرے دل میں اللہ اللہ کا نور آنے لگا۔ دل طاقت ور ہونے لگا اب شیطان کے پاس 3 سال کا ٹائم ہے۔ شیطان ان تین سالوں میں کوشش کرتا ہے کہ اس کا دل جوان نہ ہونے پائے اگر اس کا دل جوان ہوگیا 3 سال گزر گئے تو پھر میرا ہاتھ کہاں پڑے گا۔ ذکر قلب چلنے کے بعد 3 سال تک شیطان پیچھے لگا رہے گا اللہ اپنے بندے کو آزماتا اور آزمائش کیلئے وہ تیرے اوپر بلا اور مصیبت ڈالے گا پریشانیاں دے گا تو تمہیں ثابت قدم رہنا ہے اور یہ سب اللہ کی طرف سے آزمائش ہوتی ہے تو یہ وقت ہوتا ہے شیطان کے حملے کرنے کا اب وہ تیرے دل میں وسوسہ ڈالے گا کہ دیکھ یہ کونسے راستے پہ لگ گیا ہے تو اچھا خاصہ درود وسلام اور نماز پڑھتا تھا رزق حلال کماتا تھا بیوی بچوں کا پیٹ پالتا تھا خوش تھا اب یہ دیکھ کونسی Line پہ لگ گیا ہے۔ اب یہ مصیبتیں آرہی ہیں اللہ ناراض ہوگیا ہے تو بہت سے لوگ اسی بات کی وجہ سے بدگمان ہوجاتے ہیں۔ ہاں یار جب سے اس راستے پر چلا ہوں حالات ٹھیک نہیں کاروبار میں کمی آگئی ہے نوکری چلی گئی ہے بیوی چلی گئی جیسے وہ بدگمان ہوا اللہ مہر لگا دیتا ہے اس راستے کو چھوڑنے کے بعد تیری واپسی نہیں ہوسکتی۔ ہم نے بھی کافی لوگ دیکھے جو مرشد سے بدگمان ہوکر اپنے مقصد اور اس حقیقی Track سے اتر جاتے ہیں۔ اب ایک شیطان اس پہ مسلط ہوجائے گا اور کبھی بھی وہ تمہیں اللہ اللہ نہیں کرنے دے گا۔ بس آخری نقطہ

یہی ہے بات کافی لمبی ہوگئی سمجھنے والے سمجھ گئے ہوں گے کہ مرشد جو بھی کہے کرے وہ حق ہے جو مرشد کر رہا ہے وہی سنت ہے وہی قرآن ہے وہی دلیل ہے اور جو مرشد نہ کرے پتہ نہیں وہ کیا ہے۔ کسی مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ دینے سے پہلے ہی بندہ آزمالے کہ اللہ اور امام مہدی تک اس کی رسائی ہے بھی کہ نہیں اگر تمہیں یقین ہوگیا تو پھر اس کے ہر قول وفعل کو حق سمجھو ناں لیکن آزمانے کے بعد۔ وہ کچھ بھی کرے تمہیں کیا لینا وہ اس کی مرضی ہے تمہیں Comfirm وہ اللہ والا ہے اب اسے کرنے دیں وہ جو بھی کرے وہ سب حق ہے۔

ضروری نوٹ:

مرشد کو حق اور باطل کے ترازو میں تولنا چھوڑ دیں کہ مرشد نمازیں کتنی پڑھتا پینٹ شرٹ پہنتا ہے داڑھی بھی نہیں جب تمہیں Confirm ہوگیا کہ وہ منصب والا مرشد نائب رسولؐ ہے تو پھر اس کی ہر ادا کو ادا مصطفیٰؐ سمجھ، ہر بات کو حدیث مان نہ ڈال دل میں شک بس خود کو باطل اور مرشد کو حق سمجھ اور اس کے دیدار کو دیدار خدا سمجھ اور اس میں سے ہی خدا کو تلاش کر بس یہی حق۔ نہیں تو عدالت مرشد عدالت نبی پاک، عدالت امام مہدی سرکار عدالت خدا میں رد کر دیا جائے گا۔

بیعت نامہ

سرکار سائیں مرشد پاک سید علی حسنین شاہ شمسی

بسم رب الارض یا مولا یا صاحب العصر الزمان (عجل اللہ فرج الشریف)

یاھو یاھوھولاھوالاھوالحی القیوم یاھو یاھولایعلم ماھوالاھوالعلی
القیوم العلی العلیم یاھولاکریم عجل اللہ فرجہ صلوات اللہ علیک
پاک وارث دی خیر ہووے
پاک مرشد دے پاک مقصد دی خیر ہووے
یا مولا پاک کریم العجل
''اَلاَ بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ'' سورہ الرعد آیت نمبر 28
''سن لو! اللہ تعالیٰ کے ذکر پاک سے ہی دلوں کو اطمینان ملتا ہے''
محسن انسانیت، راہ معرفت، راہ حقیقت
''سرکار سائیں مرشد پاک سید علی حسنین شاہ شمسی''

﴿تعارف: اصلاحی جماعت﴾

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہوا ہے کہ:

وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ط وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ O (سورۃ العمران آیت نمبر 104)

ترجمہ: تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بُری بات سے منع کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔

اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر ارشاد فرماتا ہے:

وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰکَ عَنْهُمْ ج تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ج وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَکَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًاO

(سورۃ الکہف آیت نمبر 128)

''ترجمہ: تو ان لوگوں کی صحبت میں رہ جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اسی کی رضا مندی چاہتے ہیں اور تو اپنی آنکھوں کو ان سے نہ ہٹا کہ دنیا کی زندگی کی زینت تلاش کرنے لگ جائے اور اس شخص کا کہنا نہ مان جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور اپنی خواہش کے تابع ہو گیا ہے اور اس کا معاملہ حد سے گزر رہا ہوا ہے''

ایک اور مقام پر اللہ کی ذات پاک نے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ O

(سورۃ المائدہ آیت نمبر 56)

ترجمہ: ''اور جو شخص اللہ اور اس کے رسولؐ اور ایمان داروں کو دوست رکھے تو (مطمئن رہے کہ) اللہ کی جو جماعت ہے وہی غالب ہونے والی ہے۔''

ہماری جماعت کے آئین کا مقصد اللہ تعالیٰ اور اہل بیت اطہار کے بتائے ہوئے طریقے پر زندگی گزارنا ہے اور اس خاندان پاک کے ہر فرد پاک کو معصوم ماننا ہے اور توحید عدل و نبوت امامت، قیامت پر یقین رکھنا ہے سارے اہل بیت اطہار کو اللہ کا نور ماننا اور سب اہل بیت اطہار کو ایک ماننا اور 12 آئمہؑ چودہ معصومینؑ کو ایک ماننا ہے۔

پاک مرشد کریم دامۃ ظلہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے پاک مقصد ''یعنی آخری شہنشاہ وارث خون حسینؑ اور اہل بیت، وارث توحید، عدل، نبوت، امامت، قیامت رب الارض وقت کے مشکل کشاء ہادی اور رہبر وقت کے محمدؐ، وقت کے علی شہنشاہؑ، معظم امام مہدی آخر الزمان عجل اللہ الفرج الشریف کا انتظار پاک کرنا اور ان کے خروج پاک کی دعا کرنا اور ہمیشہ ان کے فراخ میں رہنا اور ہر عمل ان کی رضا اور خوشنودی کیلئے کرنا ہے اور ان کی نصرت کرنا ہے۔ سچا سپاہی بننا ہے جس کی ہم رعیت اور جس کے ساتھ ہم اٹھائیں جائیں گے وہ وقت کے امام مہدی آخر الزمان ہیں۔ پھر کیوں نہ ان سے رابطہ کریں اور ان سے ملاقات کریں اور ہمیشہ اپنے سردار اپنے ہادی، اپنے رہبر کیلئے تیار رہیں۔ ہمیشہ تیار رہیں اور دعا کریں کہ اب اہل بیت کا غم ختم ہوجائے اب ان کی خوشیوں کا آغاز ہوجائے اور گھر پاک آباد ہوجائے۔

ہمارے سردار امام مہدی کا جلد ظہور پاک ہوجائے اچھی امت یا رعیت وہ ہوتی ہے جو اپنے سردار اپنے امام پاک اپنے مسیحا کے انتظار میں رہتی

ہے۔کیوں کہ ایک ہمیں انتظار نہیں بلکہ خود مالک کی ذات اقدس بھی اسی انتظار میں ہے۔

وَ يَقُولُونَ لَوْلَآ اُنزِلَ عَلَيْهِ ايَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ج فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ج اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ (سورۃ یونس آیت نمبر 20)

ترجمہ:''اور یہ جو وہ کہتے ہیں کہ نبیؐ پاک پر اسکے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہ اتری یا اتاری گئی،تو ان سے کہو،غیب کا مالک ومختار تو اللہ ہی ہے،اچھا انتظار کرو،میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں''

تمام انبیاء اہل بیت پاک کا گھر پاک کا ہر فرد انتظار میں ہے۔پھر ہم اپنے امام پاک سے کیوں دور ہیں کیوں نہ ہم بھی اپنے امام پاک سے رابطے میں رہیں اور انتظار میں رہیں۔کوئی ہے جو کٹے ہوئے سر پاک سے بلا رہا ہے کہیں مولا عباسؑ کٹے ہوئے بازوؤں کے ساتھ بلا رہے ہیں۔ملکہؑ پاک شام کے بازاروں میں کھڑی بلا رہی ہیں۔کوئی پاک سینؑ جنت البقیع سے بلا رہی ہے۔کسی سر پاک پر چادر پاک نہیں ہے اور کہیں بچے پیاسے۔اس گھر کے ذرے بھی امام پاک کو روتے ہیں،پکارتے ہیں کہ انتقام باقی ہے۔مظلوم کربلا کا بدلہ باقی ہے جلد آجائیں مولا پاک،تو پھر ہم کیوں نہیں بلا رہے ہیں اپنے وقت کے امام پاک کو۔

آؤ مل کر اس جماعت کے ساتھ اپنے شہنشاہ ہادی المہدیؑ آخر الزمان عجل اللہ فرج الشریف کو پکارنے اور امام پاک کے ناصرین میں شامل

ہو جائیں۔(آمین)

حدیث نبوی ہے:

''من مات ولم یعرف امام زمانه مات میتة جاهلیة''

ترجمہ:''جو شخص بھی اپنے زمانے کے امام پاک کو پہچانے بغیر فوت ہو گیا سو وہ جاہلیت کی موت مرا ہے''

اور ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد پاک فرمایا ہے:

۴۴ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ O (سورۃ المائدہ آیت 35)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اسکی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ''

﴿مرشد کامل﴾

دوستوں اگر آپ نے اولیاء کے ملفوظات کا مطالعہ کیا ہوگا تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ ولی اپنی ولایت کو مرشد پاک کی عطا سمجھتا ہے۔ جیسے کہ حضرت سلطان باہوؒ کے ابیات میں دیکھ لیں وہ فرماتے ہیں:

''جیوے مرشد کامل باہو جنیں اے بوٹی من وچ لائی ہو''

یعنی وہ بار بار جیوے مرشد جیوے مرشد فرما کر بتا رہا ہے کہ مرشد ہی

سب کچھ ہوتا ہے۔ مرشد پاک کیا ہوتا ہے یہ تو اہل فقر اور عرفان والے ہی سمجھ سکتے ہیں۔ جیسے ایک بچے کیلئے ماں باپ کا مقام ہوتا ہے وہی ایک مرید کیلئے اس کے مرشد کا ہوتا ہے۔ روحانیت کا سفر ایک مرشد کامل کے بغیر طے کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ مرشد کو کچھ اس طرح سمجھا جا سکتا ہے جیسا کہ جسمانی امراض کیلئے ایک طبیب، ڈاکٹر ہوتا ہے عمومی تعلیم کیلئے ایک استاد ہوتا ہے اور اسی طرح روحانیت کیلئے مرشد کامل ہوتا ہے۔ جس طرح نیم حکیم خطرہ جان، نیم ملاں خطرہ ایمان، نیم مرشد ابدی ہلاکت کا باعث بنتا ہے، اس لئے مرشد کامل کا ہونا بہت ضروری ہوتا ہے۔ اور اسے ''فقر'' میں ''مرشد'' اور اہل شرع اسے ''شیخ'' کا نام دیتے ہیں ہندی زبان میں ''اسے گرو'' اور انگلش میں اسے "Master" کہتے ہیں۔

انسان بھی جب صراط مستقیم پر مصروف سر ہوتا ہے۔ اپنی منزل کی طرف گامزن ہوتا ہے تو ابلیس ملعون اسے ہائی جیک بھی کر لیتا ہے تو اس وقت اور اگر کوئی اس ملعون سے جان چھڑا کر منزل تک لے جاتا ہے تو وہ صرف اور صرف ''مرشد'' کامل ہی ہوتا ہے۔ اس دنیا میں جو کشمکش خیر وشر ہے اس میں ابلیس کے مقابلے میں جو اللہ کی طرف سے ریسکیو Rescue طاقت ''وہ صرف مرشد کامل ہوتا ہے''

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِھِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْھِمْ وَاَثَابَھُمْ فَتْحًا قَرِیْبًاO

(سورۃ فتح آیت نمبر 18)

ترجمہ:''بے شک اللہ ایمان والوں سے راضی ہوا جب وہ درخت کے نیچے تمہاری بیعت کر رہے تھے تو اللہ کو معلوم تھا جو ان کے دلوں میں تھا تو اس نے ان پر اطمینان اتارا اور انہیں جلا آنے والی فتح کا انعام دیا۔''

وَمَنۡ یُّضۡلِلۡ فَلَنۡ تَجِدَ لَہٗ وَلِیًّا مُّرۡشِدًا (سورۃ الکھف آیت نمبر 17)

ترجمہ: اور جس کو اللہ گمراہ کرنا چاہتا ہے تو اس کو ولی اور مرشد عطا نہیں کرتا۔

جن کا ہر فرمان، فرمانِ امام پاک
ایسے مرشدِ حقیقت پہ لاکھوں سلام

﴿خاص شرائط﴾

(i) جمعہ والے دن غسل جمعہ کرنا خوشنودی امام پاک کیلئے اور خوشبو لگانا صاف کپڑے پہننا اور دعائے تعجیل فرج اور صلوٰت کاملہ کا ورد پاک رکھنا واجب ہے۔

(ii) ہر روز یا پھر ہفتہ میں ایک مرتبہ اپنے امام پاک کیلئے اور گھر پاک کی آبادی کیلئے صدقہ دینا چاہیے بھلا 10 روپے ہی کیوں نہ ہو۔

(iii) امام پاک کے پیغام کو اوروں تک پہنچانا اور جب کسی مشکل میں گرفتار

ہو جائے تو لوگوں کو امام پاک سے رجوع کرنے کا کہنا اور معجزہ امام پاک پڑھنا اور ساتھ خود بھی عمل کرنا واجب ہے۔

(iv) تمام شعائر اللہ کی تعظیم کرنا واجب ہے۔ امام بارگاہ، علم پاک، شبیہ ذوالجناح پاک اور مقدس جگہ پر جوتے لے کر جانا، بغیر وضو اہل بیت پاک سے منسوب چیزوں کو چھونا، وہاں تھوکنا، ہنسی مذاق یا پھر کوئی بھی فضول باتیں کرنا گناہ کبیرہ ہے اور امام پاک کو تکلیف دیتا ہے۔

(v) پاک سین پاک کا نام پاک لینا گناہ اکبر عظیم ہے ہمیشہ انہیں القاب پاک سے پکارا جائے اور وہ بھی باوضو اس گھر کے ہر فرد پاک کو ادب سے پکارنا واجب ہے۔

''باادب بامراد بے ادب بے مراد''

بڑے قریب سے گزری تھی کشتی نجات
کچھ لوگ جان بوجھ کر باہر کھڑے رہے

☆ مردوں کی بیعت کا جواز قرآن مجید ہے:

اِنَّ الَّذِيۡنَ يُبَايِعُوۡنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوۡنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوۡقَ اَيۡدِيۡهِمۡ ۚ ۹
فَمَنۡ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنۡكُثُ عَلٰى نَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ اَوۡفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيۡهُ
اللّٰهَ فَسَيُؤۡتِيۡهِ اَجۡرًا عَظِيۡمًا O (سورۃ فتح آیت نمبر 10)

ترجمہ:’’ بے شک جولوگ آپ سے بیعت کررہے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کررہے ہیں۔ان کے ہاتھوں پراللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے پس جواس عہدکوتوڑدے گا سوتوڑنے کا وبال خوداس پر ہوگا۔اور جوعہد پورا کرے گا جواس نے اللہ سے کیا ہے سوعنقریب وہ اسے بہت بڑااجردے گا۔‘‘

☆عورتوں کی بیعت کا جواز قرآن مجید ہے:

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْھِنَّ وَاَرْجُلِھِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْھُنَّ وَاسْتَغْفِرْلَھُنَّ اللّٰہَ ط اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ O (سورۃ الممتحنۃ آیت نمبر12)

ترجمہ:’’اے نبی جب آپ کے پاس ایمان والی عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کوآئیں کہ اللہ کے ساتھ کسی کوشریک نہ کریں گی اور نہ چوری کریں گے اور نہ زنا کریں گی اور نہ ہی اپنی اولادکوقتل کریں گی اور نہ بہتان کی اولا دلائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان (نطفہ شوہر سے جنی ہوئی) بنالیں اور نہ کسی نیک بات میں آپکی نافرمانی کریں گی تو ان کی بیعت قبول کراوران کیلئے اللہ سے بخشش مانگ۔بے شک اللہ بخشنے والانہایت رحم والا ہے۔‘‘

☆احادیث پاک کے خلاصے سے ثابت:

عورتوں سے تین طریقے سے آپ نے بیعت لی!

1۔ کچھ عورتوں سے آپ زبانی عہد بیعت لیتے اور وہ بھی آپ سے عہد (بیعت) کرلیتی تو آپ ارشاد پاک فرماتے ''پس جاؤ تحقیق میں نے تم کو بیعت کرلیا ہے''

2۔ آپ دودھ، شہد یا شربت پاک منگواتے خود آدھا پی لیتے اور باقی آدھا اسے پلا دیتے۔

3۔ آپؐ اپنے دست پاک اور بیعت کرنے والی عورتوں کے ہاتھ کے درمیان پردہ حائل کرتے یا پھر اسے کپڑا پکڑا کر جس کا ایک سرا پاک دست پاک میں اور دوسرا سرا ان کے ہاتھ میں دے کر بیعت لیتے تھے۔

مردوں کی بیعت کا احادیث پاک میں:

فقال فیما اخذ علیھا ان بایعنا علی السمع و الطاعة، مش طھا و مکر ھنا و عسونا و یسرنا و الدة علیشاء (صحیح بخاری کتاب)

ترجمہ: ''پس حضرت عبادہ بن صامت نے فرمایا رسول اللہ نے ہم سے عہد لیا اور ہم نے آپؐ سے احکامات سنے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی۔ خواہ ہماری خوشی

ہو یا ناخوشی ہو خواہ ہماری مشکل ہو اور خواہ آسانی اور خواہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے۔"

بیعت ہونے کیلئے بآواز بلند بلایا جانا

حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم دوپہر کو آرام کر رہے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منادی نے ندا دی:

ایھا لناس البیعه البیعة نزل روح القدوس قسرنا الی رسول الله وھو تحت شجرة سمندہ فبا یفناہ"

ترجمہ: اے لوگوں! بیعت کیلئے آؤ! بیعت کیلئے آؤ، روح القدس اتر آئے ہیں پس ہم رسول اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اس حال میں کہ رسولؐ خدا سمرہ (ببول) کے درخت کے نیچے تشریف فرما تھے، پس ہم نے آپؐ کی بیعت کی۔

﴿خاص شرائط﴾

1۔ مرشد پاک کے ہر عقائد کو دل وجان سے ماننا

2۔ دعائے تعجیل فرج یعنی مولا پاک کے ظہور پاک کی دعا روزانہ کرنا واجب ہے۔

3۔ مالِ امام پاک ادا کرنا آمدنی کا پانچواں حصہ کسی صورت معاف نہیں ہوگا۔

4۔ امام پاک کے انتظار اور فراغ میں رہنا۔

5۔ دعائے عہد کو روزانہ صبح کے وقت پڑھنا۔

6۔ رات کوسوتے وقت امام پاک سے سرگوشی کرنا اور انہیں پکارنا واجب ہے۔

7۔ رات کوسونے سے پہلے اور رات کواٹھنے کے بعد دشمن اہل بیت اور پاک سیدہ کے دشمنوں پرلعنت کرناواجب ہے۔

8۔ با قاعدگی سے نماز بجالانا اور دن میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور 2 رکعت نماز/نفل سلامتی امام پاک یا ہدیہ امام پاک اور ساتھ استغاثہ کرنا واجب ہے۔

9۔ شب جمعہ کوشب بیداری کرنا اور ساتھ آہ وزاری کرتے ہوئے عریضہ پاک لکھناواجب ہے۔

10۔ تم زنانہیں کروگے صدقِ دل سے توبہ کرنی ہوگی۔

11۔ کسی مسلمان کوگالی نہیں دوگے۔

12۔ تم کسی ایسے شخص کوقتل نہیں کروگے جس کا خون امام پاک نے حرام قرار دیا ہو۔

13۔ تم کسی کی چادراور چاردیواری کی حرمت کوپامال نہیں کروگے۔

14۔ تم کسی کا مکان بغیر اسکی رضا کے نہیں گراؤگے۔

15۔ تم کسی کی بلاوجہ مار پیٹ نہیں کروگے۔

16۔ تم سونا، چاندی کے خزائن جمع نہیں کروگے۔

17۔ تم گندم اور جووغیرہ کی ذخیرہ اندوزی نہیں کروگے۔

18۔ تم یتیم کا مال نہیں کھاؤ گے۔

19۔ تم کسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہیں دو گے۔

20۔ تم مسجد کو ویران نہیں کرو گے۔(ترک نماز اور ذکر پاک نہ کرنا مساجد کو ویران کرنے کے مترادف ہے)

21۔ تم کوئی نشہ نہیں کرو گے اور نشہ آور چیز استعمال نہیں کرو۔

22۔ تم ریشم یا اون اور ریشم سے ملا ہوا کپڑا (خز) نہیں پہنو گے۔

23۔ سونے سے آراستہ پٹیاں نہیں باندھو گے یعنی سونا استعمال نہیں کرو گے۔

24۔ تم کسی کا راستہ نہیں روکو گے یا کسی راہ جاتے مسافر کو نہیں روکو گے۔

25۔ کسی مسافر کو نہیں ڈراؤ گے۔

26۔ تم کسی کے ساتھ لواطت نہیں کرو گے یعنی کسی لڑکے کے ساتھ گناہ نہیں کرو گے۔

27۔ تم کسی کا کھانا پینا بند نہیں کرو گے چاہے گندم کا ہو چاہے جو کا۔

28۔ تم قناعت کو ترک نہیں دو گے یعنی تھوڑے کو بہت سمجھو گے۔

29۔ تم پاکیزہ خوشبو کا استعمال ترک نہیں کرو گے۔

30۔ تم نجاست سے آلودہ نہیں رہو گے یعنی طہارت کو اہمیت دو گے۔

31۔ تم امر بالمعروف نہیں چھوڑو گے یعنی لوگوں کو نیکی کا حکم دو گے۔

32۔ تم نہی عن المنکر کو نہیں چھوڑو گے یعنی برائی سے روکو گے۔

33۔ تم اپنے رخساروں کے نیچے خاک کوتکیہ بناؤ گے یا خاک پاک پر سجدہ دو گے۔

34۔ تم ترک جہاد نہیں کرو گے یعنی تم ایسا جہاد کرو گے جیسا جہاد کرنے کا حق ہے۔ چاہے وہ جہاد بالنفس یا جہاد بالکفر مشیعت امام پاک میں ہے۔

35۔ تم مال امام پاک ترک نہیں کرو گے یعنی آمدنی کا پانچواں جسے خمس کہتے ہیں اپنے امام پاک کو دو گے۔

36۔ باادب بامراد بےادب بے مراد

یارب محمد وآل محمد صل علی محمد وال محمد وعجل فرج ھم